اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے +

نمبر (۳۳) — مطبوعہ ۱۷ - اگست سنہ ۱۸۹۴ء بروز جمعہ — جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے - [illegible]

قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک - [illegible]

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی [illegible]

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائے گی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائے گی +

ایڈیٹوریل

تیرے مُردے جی اُٹھینگے - اُن کی لاشیں اُٹھ کھڑی ہوں گی - تم جو خاک میں جا بسے ہو - جاگو اور گاؤ کیونکہ تیری اوس اُس اوس کی مانند ہے جو نباتات پر پڑتی - اور زمین مُردوں کو جنم ڈالے گی ؛ یسعیاہ ۲۶ - ۱۹ +

قیامت (یعنے مُردوں کا پھر جی اُٹھنا) ایک ایسا مشکل مسئلہ ہے - کہ اگر اُس کا ثبوت کلام اللہ سے نہوتا - تو عقل انسانی اُس کو محال مطلق سمجھ کر کبھی تسلیم نہ کرتی - اور ہزارہا دلائل اُس کی تردید میں پیش کر سکتی ؛ اگرچہ روح انسانی کے غیر فانی ہونے کو تو اکثر اُن لوگوں نے بھی جو قائل الہام نہیں ہیں کسی نہ کسی وجہہ سے مان لیا ہے - مگر مرنے کے بعد روح و جسم کا پھر متفق ہو کر انسان کا جی اُٹھنا بہتوں کے لئے ایک راز سربستہ اور امر غیر مفہوم معلوم ہوتا ہے ؛ حکماء نے روح کی بقا کی بابت کامل یقین کے ساتھ کبھی اعتراف نہیں کیا - بلکہ دھیمی آواز اور دبی ہوئی زبان سے کبھی کوئی بات کہی - تو کہدے نتیجہ ایک حکیم کا خیال ہے - کہ ”انسان کی روح جب پہلے فنا ہو جاتی ہے - تو بعدہ جسمانی موت واقع ہوتی ہے - مثلاً جس وقت تیل ختم ہو جاتا ہے - اُس وقت بتی گل ہوتی ہے“ ایسے ہی خیالات کے ذہن نشیں ہو جانے سے اکثر لوگ دہریہ ہو گئے ہیں - کہ نہ کوئی خدا ہے - نہ روح ہے - نہ قیامت ہے - اور نہ عدالت ہے ! اور گویا زبان حال سے کہہ رہے ہیں - ”نہ جا زاہد کی باتوں پہ اگر تو دمہن کا پکا ہے - بہشت اک باغ ہے - دوزخ بھی اک غرفہ ٹھکانا ہے“

بعض لوگوں نے انسانی جسم کے پھر زندہ ہو جانے کو اس لئے محال و غیر ممکن سمجھا ہے - کہ وہ آدمی جو دریا میں ڈوب جاتے - اور مچھلیوں وغیرہ کی خوراک ہو جاتے ہیں - یا جنہیں درندے جانور کھا جاتے ہیں - یا جن کی لاشوں کو ہوائی پرندے نوچ کھاتے ہیں - کیونکر ممکن ہے - کہ ایسے منتشر جسم پھر مجتمع ہو کر ایک انسانی جسم کی صورت میں پھر موجود ہو جائیں ؛ اور اسواسطے وہ یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ قیامت کی تعلیم مذہبی دیوانوں کی ایک من گھڑت بات ہے اور بیشک اسمیں شک نہیں - کہ جو لوگ نوشتوں اور خدا کی قدرت کو نہیں جانتے وہی اس قسم کے خیالات کی بنا پر مُردوں کی قیامت کو محال و غیر ممکن سمجھتے ہیں چنانچہ ہمارے خداوند کے سامنے صدوقیوں نے بھی جو منکر قیامت ہیں - بخیال خود اس مسئلہ کی مشکلات میں سے اُس عورت کے معاملہ کو پیش کیا تھا جس کو یکے بعد دیگرے سات بھائیوں نے بیاہا تھا ؛ ہر چند کہ اہل دنیا اپنے کسی نہ کسی خیال سے فریب خوردہ ہو کر قیامت کے منکر ہوں - تو بھی اُس کا واقع ہونا بسند کلام اللہ ایک ایسا یقینی امر ہے - کہ جس میں ذرا بھی شک و شبہہ کو دخل نہیں ہو سکتا - اور یہہ ایک الہامی حقیقت ہے کہ ”آدمیوں کے لئے

ایک بار مرنا - اور بعد اُس کے عدالت مقرر ہوئی ہے"*

بیشک عقل انسانی کے نزدیک مُردوں کا جی اُٹھنا بڑے تعجب کی بات تو ہے - لیکن خداوند مسیح فرماتا ہے کہ "اِس سے تعجب نہ کرو کیونکہ وہ گھڑی آتی ہے کہ جس میں وے سب جو قبروں میں ہیں اُس کی آواز سنیں گے - اور نکلیں گے - جنہوں نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے - اور جنہوں نے بدی کی ہے سزا کی قیامت کے لئے" یوحنا ۵ - ۲۸ و ۲۹ * یہہ ایک یقینی امر ہے - کہ انسان جس حالت میں مریگا - اُسی حالت میں اُٹھے گا - اگر وہ بے ایمانی کی حالت میں مرتا ہے - تو بے ایمانی ہی کی حالت میں اُٹھے گا - کیونکہ موت کے بعد آدمی کی حالت میں سر مو تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا - جو ناراست ہے - سو ناراست رہے گا - جو نجس ہے - سو نجس ہی رہیگا - جو راستباز ہے - سو راستباز ہی رہے گا - اور جو مقدس ہے - سو مقدس رہے گا - کیونکہ مسیحی تعلیم کے مطابق مُردہ کے لئے اُس کے پس ماندگان کی کوئی کارروائی ذرا بھی فائدہ رساں نہیں ہو سکتی * پس جو چاہتا ہے کہ خدا کے بیٹے کی آواز سن کر لبیک کہتا ہوا خوشی و خورمی کے ساتھ نورانی صورت میں ہمیشہ کی زندگی پانے کے لئے اپنی قبر سے نکلے - وہ اِسی زندگی میں اُس پر ایمان لاوے کیونکہ قیامت اور زندگی وہی ہے - اور عالم ارواح اور موت کی کنجی صرف اُسی کے پاس ہے - اور بس *

بُت پرستوں کے دیوی دیوتا

اگرچہ بت پرستوں کے دیوی دیوتا شمار میں تینتیس کروڑ بتلائے جاتے ہیں - مگر اُن میں سے بہتوں کے نام اُنہیں خود معلوم نہیں - اور نہ اُن کی مورت کسی صورت و شکل کی اُن کے معبدوں میں پائی جاتی ہیں * حقیقت یہہ ہے - کہ جب انسان ایک سچے زندہ خدا کو چھوڑ کر غیر معبودوں کا پرستار بن جاتا ہے - تو پھر وہ کسی دیوی دیوتا کی پرستش سے بھی مطمئن نہیں ہوتا - اور ہمیشہ نئے معبود کی تلاش و خواہش میں حیران و سرگرداں رہتا ہے * یہہ بات بھی نہایت عجیب معلوم ہوتی ہے کہ اگرچہ ہندی صناعی مشہور ہے - لیکن جو مورتیں اور تصویریں اکثر دیکھنے میں آتی ہیں - نہایت بھیانک اور بے ڈول ہوتی ہیں - جن کے بعض اعضا انسانی اور بعض حیوانی معلوم ہوتے ہیں * شاید اُن کے پرستاروں کے خیال میں اس کی کوئی وجہہ ہوگی جس کو وہی لوگ جانتے ہوں گے * خیر اب یہہ شکایت بھی رفع ہو جائیگی - کیونکہ مہر نیمروز لکھتا ہے کہ "ہندوؤں کے دیوتاؤں کی تصویریں ولایت سے آ کر ہندوستان میں دو دو پیسے کو بکنے لگی ہیں - جو بہرکیف صاف اور عمدہ ہوتی ہیں - پھر کیا فائدہ کہ معبودوں کی تصاویر کھردری اور ناہموار رکھی جائیں؟" اِس پر ہمیں ایک ذکر یاد آگیا جو چند روز گذرے آگرہ کے ایک معزز دیسی مسیحی نے کیا تھا - اور اُس کے اِس بیان کی تصدیق ہو گئی کہ کیونکر ہوشیار ہندی برہمن ولایت کی بنی ہوئی مورتوں اور تصویروں سے جہلائے عوام کو دھوکھہ دیکر ذاتی فائدہ اُٹھاتے اور روپیہ جمع کر لیتے ہیں * چنانچہ وہ بیان کرتے ہیں - کہ "شہر آگرہ میں سیتلا دیوی کا ایک میلا فراہم ہوتا ہے - سیتلا دیوی کے میلے تو ہندوستان میں ہر کہیں ہوتے ہیں * یہہ تو کوئی نئی بات نہیں ہے مگر میلے میں ایک طرف سے یکایک یہہ آواز سُننا - کہ "ولایت کی دیوی کو پوجو" نہایت تعجب انگیز معلوم ہوا * آواز پر کان لگا کر اُس طرف متوجہ ہوئے تو دیکھا سیتلا کے دو چھوٹے چھوٹے مندروں کے وسط میں ایک مختصر زمین افتادہ ہے جس پر مٹی کا ایک چبوترہ بنا ہوا اور اُس پر وہ ولایت کی دیوی رکھی ہوئی ہے - جو درحقیقت چینی کی ایک گڑیا تھی جس کو عوام الناس پوجتے اور چڑھاوے چڑھاتے تھے * اور پوجاری ایک برہمن کا لڑکا تھا جو پرستاروں کو بلاتا اور چڑھاوے چڑھانے کو مجبور کرتا تھا * اسی اثنا میں سی - ایم - ایس - کے منّاد بھی وہاں پہنچ گئے - اور لوگوں کو بتلایا کہ ارے نادانو یہہ تو چینی کی گڑیا بچوں کے کھیلنے کی ایک چیز ہے جسے تم ولایت کی دیوی سمجھ کر پوج رہے ہو * بعدہٗ لڑکے سے جو اُس کا پوجاری تھا دریافت کیا - تو معلوم ہو کہ وہ گڑیا اُس کی بہن کو بپٹسٹ مشن کی ایک مِس صاحبہ نے انعام دی تھی * یہہ لیکر وہ لڑکا نذر اور چڑھاوؤں کا ذخیرہ فراہم کر کے اُس ولایتی دیوی کو بغل میں دبا کر چمپت ہو گیا - اور پرستاران خوش اعتقاد دیکھتے رہ گئے * اِس حکایت کو بیان کر کے وہ مسیحی صاحب اپنی یہہ رائے ظاہر کرتے ہیں - کہ "اگر مشنری لیڈیاں اِن نادان لوگوں کو ایسی چیزیں انعام میں نہ دیں تو بہتر ہوگا" * لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہہ رائے کہاں تک درست ہے * یہہ بات تو صاف ظاہر ہے - کہ مشنری لیڈیاں لڑکیوں کو خوش کرنے اور کھیلنے کے واسطے ایسی ولایتی چیزیں دیدیتی ہیں - اُنہیں یہہ خیال مطلق نہیں ہوتا - کہ اِن چیزوں کو یہہ ہندی لوگ ایسے طور پر استعمال کریں گے جو اُن کے بالکل خلاف منشا ہے * انسان جو گناہ کے باعث خود بگڑ گیا ہے ہر ایک اچھی چیز کو بُرے طریقہ میں استعمال کر سکتا ہے *

"**وہ** جو صادق کو بہکاتا ہے تاکہ بری راہ میں چلے - سو اپنے گڑھے میں آپ گرے گا"*

یہہ آیت ایک رسالہ تصنیف کے سرورق پر مندرج ہے جس کا نام ظہور الحق ہے * اس رسالہ میں میاں بدرالدین مبارک عیسائی ساکن کھووال ضلع سیالکوٹ کو جو مصنف ہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی نسبت کشف ہوا ہے کہ اگر وہ اپنے گناہ کبیرہ سے تائب نہوں تو ستر ہفتے بعد اُن کی بربادی شروع ہوگی اور ہاویہ میں ڈالے جائیں گے * بدرالدین مبارک کے کشف کے صدق و بطلان کی نسبت تو ہم کچھ کہنا نہیں چاہتے - لیکن اس رسالہ کو پڑھ کر اتنا ضرور کہیں گے کہ مصنف نے اِس مثل کو اس میں صادق کر دکھایا ہے - کہ "دھوبی گھاٹ نہ تیلی گھاٹ اس کے ہاتھ میں موگری اور اُس کے ہاتھ میں لاٹ" * اس میں شک نہیں کہ ندرت پسند طبایع کے لئے رسالہ مذکور کا مطالعہ خالی از لطف و دلچسپی

مراسلات

بقیہ

الہامِ الٰہی - اور الہام ارواحی

چند سال ہوئے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی تصنیف براہین احمدیہ کے ذریعہ سے اپنے الہام کا شور مچایا تھا - اور جواب پانے پر اُس کے لئے دس ہزار روپیہ کی بازی ہارنے کا اشتہار دیا۔ شہرت پانے کے لئے یہہ اچھا فیشن سوچا تھا - ایک آدہ ضربوں سے کتاب عاجز کردی گئی تھی - مگر آپ نے کسی کے ساتھ وعدہ پورا نہ کیا۔ اشتہار دینے سے پہلے ہی ٹھان لیا ہوگا - کہ نہ مانیں گے نہ روپیہ نکالیں گے۔ گذرے سال میں جناب ڈپٹی عبد اللہ آتھم صاحب کے ساتھ مذہبی مباحثہ کرتے ہوئے جب اور کچھ بن نہ پڑا - تو مباہلہ کی طرف رجوع کیا - اور ایک بداندیش بات ڈپٹی صاحب کے حق میں کہدی کہ ان دنوں سے پندرہ ماہ کے عرصہ میں ڈپٹی صاحب چل بسیں گے۔ اُس بدخواہی کے بجائے ڈپٹی صاحب نے بموجب انجیل مقدس کے نیک جواب دیا - اور کہا - کہ موت تو ہر طرح آنی ہی ہے جلدی آئی تو کیا - اور دیر میں آئی تو کیا - ہم تیار ہیں۔ مباہلہ کا رواج دیہاتی جاہل عورتوں میں بہت ہے - ایک کہتی ہے "نی تیرے بچے مریں" دوسری کہتی ہے "نی تیرا خصم مرے" وغیرہ اس قسم کی سب گالی گلوچ مباہلہ ہے - اور غیب گوئی ہے - اور کوئی نہ کوئی پوری بھی ہو جاتی ہے۔ پھر ایک عجیب کام کرنے - یا دکھلانے میں غیب دانی پہلے لازم ہے - یعنے عجائب کام دکھلانے والا پہلے سے جانتا ہے - کہ اس کے طریقہ کارروائی کا نتیجہ کیا ہوگا۔ چنانچہ جب کوئی آدمی یا عورت کسی ملانے کے پاس پانی دم کروانے - یا جھاڑا دلوانے کو جاکے - تو مُلاں صاحب اپنے ہنر کے نتیجے کی بابت غیب داں ہوتے ہیں - کہ فلاں کلمے پڑھنے سے فلاں نتیجہ ہوگا - ورنہ جھاڑ پھونک ہرگز نہ کرے - اور نتیجہ بخشے وقت حسب منشا ہوتا ہے۔ لوگ ٹونے بھی کرتے ہیں - اور اس سے بعض وقت بھلے یا بُرے نتیجے ہوتے ہیں اور اس لئے لوگوں کا اعتقاد - ہندو ہوں - خواہ محمدی - جما رہتا ہے۔ اب میں پوچھتا ہوں - کہ کیا وجہہ ہے - کہ ہم مرزا صاحب کے مباہلہ کو اس قسم کی غیب دانی - یا غیب گوئی نہ قرار دیویں - اور یا الہام کی اُن قسموں میں نہ گردانیں - جن کا پہلے ذکر ہوا؟ کیونکہ ہم نے واضح کیا - کہ عہد جدید کے بعد الہام الٰہی منع ہے۔

مرزا صاحب نے اپنی اس غیب گوئی کو اسلام کی صداقت یا بطالت کے لئے دلیل قرار دیا ہے (اخبار اور اشتہار کے ذریعہ) میں اس منطق میں ذرا بھی عقلمندی نہیں دیکھتا۔ کیا اس واسطے کہ مرزا صاحب اپنے تئیں اسلام کے پیرو کہتے ہیں - اور اگر اُن کی یہہ بات پوری ہو جائے - تو اسلام کے لئے ایک اور دلیل ٹھہرے گی - اور اگر پوری نہو - تو اسلام باطل ٹھہریگا؟ کس نے مرزا صاحب کو اسلام کا پیمانہ ٹھہرایا ہے؟ - اسلام کی صداقت یا بطالت کا انحصار قرآن پر ہے - نہ کہ مرزا صاحب کے باتوں پر - اور اس لئے اگر مرزا صاحب کا مباہلہ جھڑ جائے تو ہم اہل اسلام کو ترک اسلام کے لئے دعوت نہیں کرسکتے - ایسا کرنیکی وجوہات اور ہیں - صرف اتنا ہی کہنے کی گنجایش ہوگی - کہ مرزا صاحب کی بات سچ ہوئی ہے یا جھوٹی نکلی ہے۔ اور پھر اسبات کا بھی اندیشہ ہے - کہ اگر مرزا صاحب کی بتلائی ہوئی میعاد گذر گئی - اور ڈپٹی صاحب صحیح سلامت رہے - تو مرزا کو میعاد بڑہانے کے لئے دوسرا الہام نہ آجائے - اور اسطور سے تو ڈپٹی صاحب مرزا صاحب کے الہام سے بھاگ نہ سکینگے - اور غالباً یہی اہتمام منشی بدرالدین کو مرزا صاحب کی موت کی بابت کرنا پڑے - اور وہ اپنے دوبارہ اور سہ بارہ الہام سے مرزا صاحب کا اُن کی موت تک تعاقب کرتا جاوے - اور آخر مار ہی کر چھوڑے۔ اور پھر کیا سارے لوگ اسی طرح اپنے اپنے الہام کی بندوقیں بھر بھر کر ایک دوسرے پر چاند ماری نہ کریں گے؟ مرزا صاحب کو اپنے بیٹے عمانوئیل کی خبر کے لئے اسی طرح کی تاویل کرنی پڑی تھی جب بیٹے کے بجائے بیٹی پیدا ہوئی تھی - سو اگر اب بھی ایسا ہی کریں گے تو کیا کسی کو اُن کا منہہ پکڑ لینا ہے؟

اب میں ناظرین کو اس امر سے خبردار کرتا ہوں - کہ ایک طرف الہام الٰہی ہے - جو نبیوں اور رسولوں کو خدا تعالیٰ نے آپ ہی بخشا - تاکہ بنی آدم کی ہدایت کے لئے ایک دایمی اور مستند قانون ہووے - اور دوسری طرف الہام ارواحی ہے جسکی کئی شاخیں ہیں - اور جو لوگوں نے اپنے کسب سے نکالا تھا - اور جاری کر رکھا ہے - اور عوام کو دہوکھا دیتے ہیں - کہ اُن کو خدا کی طرف سے بخشش ہے۔ سو لوگوں کا پہلا کام یہہ ہے - کہ دہوکھا نہ کھاویں دھوکھا کھانا ویسا ہی برا ہے - اور منع ہے - جیسے دہوکھا دینا اور دریافت کریں - کہ بائی نہان اور یوگیوں - اور مہاتموں اور احمدوں اور مداریوں وغیرہ کے الہام اور کام کس الہام کے تحت میں ہیں۔ بموجب اس ہدایت کے - کہ "ہر ایک روح کو یقین نہ کرو - بلکہ روحوں کو آزماؤ - کہ وے خدا کی طرف سے ہیں کہ نہیں" اور اپنے ایمان کو مصر کے جادوگروں - یا کنعان کے کسی غیب گو یا نجومی - (جوتشی) یا فال گیر - یا رمّال - یا ساحر یا بدروح کے حوالے نہ کرو (استثنا ۱۸: ۱۰ - ۱۲) کیونکہ یہہ کام خداوند کی نفرت کے باعث ہیں۔

اے میرے اہل ایمان مسیحی بھائیو ایمان میں قایم رہو اور خبردار رہو - کیونکہ خداوند نے ہمیں آگے ہی سے جتا دیا تھا کہ "جھوٹھے مسیح اور جھوٹھے نبی اُٹھینگے اور ایسے بڑے نشان اور کرامتیں دکھادیں گے - کہ اگر ہو سکتا تو وے برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے (متی ۲۴: ۲۴) یہہ خبر ہر زمانہ میں پوری ہوتی رہی ہے اور ہم اپنے زمانہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

"اے میرے بھائیو خداوند اور اُس کی قدرت کی قوت سے

زور آور ہو کیونکہ ہمیں ..... اس دنیا کی تاریکی کے قدرت والوں سے اور شریر روحوں سے جو بلند مکانوں میں ہیں مقابلہ کرنا ہی" (افسیوں ۶: ۱۰ و ۱۳) اقسام الہام ارواحی شیطان کے جلتے تیروں میں سے ہیں جن کو بجھانا ہمارے ذمے کیا گیا ہی۔ (آیت ۱۶) اس امر میں تحقیق کا یہ مستند قاعدہ ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے "کہ جو روح اقرار کرتی ہے۔ کہ یسوع مسیح جسم میں ظاہر ہوا۔ وہ خدا کی طرف سے ہی۔ اور جو روح اقرار نہیں کرتی۔ کہ یسوع مسیح جسم میں آیا خدا کی طرف سے نہیں" (۱ یوحنا ۴: ۲، ۳) +

راقم

(پادری) جی ایل ٹھاکرداس
سیالکوٹ

مائی ڈیر اڈیٹر صاحب مضمون مفصلہ ذیل درج اخبار فرماکر مشکور فرماویں اخبار مہر نیمروز مطبوعہ ۲۸- جولائی کمترین کی نظر سے گذرا جس میں اڈیٹر صاحب مبارک درج فرماتے ہیں کہ "اگر عیسائی مذہب مہذب ہوتا تو مہذب لوگ قبول کر لیتے لیکن غیر مہذب لوگوں کی قبولیت سے نتیجہ برعکس پیدا ہوتا ہی۔ البتہ اگر امرا کا عیسائی کرنا منظور ہی تو صاحبان کلکٹر اور کمشنروں کی معرفت اس کی اشاعت ہونی چاہئے پادری صاحب بالکل معزول کئے جاویں پھر دیکھئے کیسی کامیابی ہوتی ہی ورنہ یاد رکھنا چاہئے ولایت کو ہمیشہ افسوس ہی کرنا پڑیگا مہذب لوگ اس مذہب کو ہرگز قبول نکریں گے" +

ہر ایک منصف مزاج اس ریمارک کو پڑھکر معلوم کر سکتا ہی کہ اس میں کہانتک صداقت ہی (۱) مذہب عیسوی سے بڑھکر کوئی مذہب روئے زمین پر زیادہ مہذب ہونیکا دعویٰ نہیں کر سکتا کیونکہ اہل یورپ جو تمام دنیا میں سب سے بڑھکر مہذب گنے جاتے ہیں اس مذہب کے پیرو ہیں مذہب عیسوی کے اختیار کرنے سے پیشتر انگلستان کے قدیمی باشندے بالکل وحشی اور برہنہ پھرتے تھے جسقدر تہذیب اس ملک میں ہوئی وہ اسی مذہب کے طفیل سے ہوئی۔ (۲) حکام کی معرفت اشاعت کرانیکا مذہب عیسوی محتاج نہیں بلکہ مذہب اسلام جس کے لیڈروں نے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن لے کر جبراً لوگوں سے اسلام قبول کرایا اس مذہب کا علم دوست ہونا جس پر تہذیب کا بہت سا مدار ہی مفصلہ ذیل تاریخی ماجروں سے ناظرین پر بخوبی روشن ہو سکتا ہی۔ خلیفہ عمر کے سپہ سالار عمرو نامی نے ملک مصر کو ۶۴۱ء میں فتح کر کے شہر اسکندریہ کی نسبت رپورٹ خلیفہ عمر کے پاس بھیجی کہ اس شہر میں چار ہزار محل چار ہزار حمام چار سو ناچ گھر بارہ ہزار سبزی فروشوں کی دوکانیں اور چالیس ہزار باج گذار یہودی موجود ہیں لہذا گذارش ہی کہ اس بڑے کتب خانہ کو جو ٹالمی فلاڈلفس سے شروع ہی کیا کیا جاوے۔ خلیفہ عمر نے جواب میں لکھا اگر ان کتابوں میں وہی مسایل ہیں جو قرآن شریف میں ہیں تو اسکا رکھنا فضول ہی اگر خلاف ہیں تو فسادی ہیں اس پر عرب والوں نے چھ ماہ تک ان اعلیٰ علوم کی کتابوں سے جن میں یونانیوں کی عمدہ عمدہ تصانیف تھیں حماموں کو گرم کیا اب ناظرین غور فرما سکتے ہیں کہ جب اسلام کے پیشواؤں کی تہذیب کا یہ حال ہی تو پیرو بچارے تو در کنار رہے +

معصر صاحب کو یاد رہے جو کچھ تہذیب اسلام میں ہوئی ہی وہ مذہب عیسوی کی بدولت ہوئی (۳) مذہب عیسوی محض اپنی الہی طاقت سے جیسا شروع سے پھیلتا آیا ہی ویسا ہی ترقی کرتا چلا جاویگا اسکے ابتدائی مناد حواری لوگ محض امی بے علم مچھوے تھے جنہوں نے الہی طاقت پاکر عالموں کو شرمندہ کر دیا اور روئے زمین کے مذہبوں کے تختہ کو الٹ پلٹ کر دیا جن کو اُن کے دشمنوں نے دنیا کے الٹ دینے والے قرار دیا پولوس رسول نے اہل قرنتیوں کو جہاں علم فلسفہ کے بڑے عالم اور فاضل لوگ رہتے تھے اپنے نامہ میں یوں تحریر فرمایا کہ جب میں نے تمہارے درمیان منادی کی علم کی فضیلت سے نہیں نہو کہ مسیح کی صلیب بے تاثیر ٹھہرے کیونکہ مذہب عیسوی اپنی صلیبی تاثیر سے حکیموں پر غالب آیا ہی نہ فصاحت اور بلاغت سے یا کہ حکام کی امداد سے +

راقم

مسیح الدولہ

نارووال

پہاڑ کی بارش کے سبب دریائے راوی قریب ہر روز طغیانی پر ہی۔ اور اسکا حال اکثر خطرناک ہی۔ ڈیرہ نانک کے پتن پر ایک کشتی عبور کرتے ہوئے غرق ہو گئی۔ کہا جاتا ہی کہ ۱۵۰ مسافر غرق آب ہو گئے۔ جن میں صرف ۵۰ بچ گئے +

چاہئے کہ ہماری مہربان گورنمنٹ برسات کے موسم میں چھوٹے سٹیمروں سے کام لیوے اس سے دنیا کا عوام اور گورنمنٹ کا فائدہ ہوگا۔ پادری نیومین صاحب۔ نومبر میں ولایت سے واپس تشریف لاویں گے +

محرم پر یہاں فساد ہوا۔ سننے میں آیا ہی کہ ایک سکھ نے محمدیوں کے تعزیوں پر سنگزنی کی اور ایک سید کو مارا۔ جس پر محمدی شیعہ اسکو پکڑنے کے واسطے دوڑے۔ تاکہ اُسے پکڑ کے پولیس کے حوالہ کریں۔ اس نے بھاگ کر تھانہ پولیس میں پناہ لی۔ تھانہ کے دروازہ اس لئے بند کر دئے گئے کہ خلقت داخل ہو کر فساد نہ کرے۔ پولیس کا انتظام نہایت ہی خراب تھا۔ تھانہ دار اور کوئی دوسرا سپاہی وردی پہنے نہ تھا۔ طرفین سے نالشیں ہوئی ہیں مقدمہ شروع ہی نتیجہ سے اطلاع دیجاوے گی +

الراقم

ایک پرانا۔ نارووالی

جناب اڈیٹر صاحب

ازراہ مہربانی یہہ چند سطور اپنے اخبار نور افشاں کے کسی گوشہ میں درج فرمایئے ۔

ناظرین کو معلوم ہو ۔ کہ ماہ مئی میں ہم لوگوں کے پاس دو شخص آئے ۔ اور متلاشئے حق بنکر تین مہینے تک ہمارے درمیان مقیم رہے اور دین عیسوی کی تعلیم پانے میں بظاہر کمال سرگرمی کے ساتھ مصروف رہے ۔ لیکن اصل میں یہہ مکار تھے ۔ اور اس سے پہلے شہر سلطانپور ضلع فیض آباد میں جناب پادری ہال صاحب کی معرفت اصطباغ پا چکے تھے ۔ یہاں ہم لوگوں سے اُنہوں نے اپنے اصلی نام پوشیدہ کئے ۔ اور ناظر علی اور شمشیر علی جعلی ناموں سے اپنے کو ظاہر کیا ۔ اب بمشکل تمام ہم نے دریافت کیا ۔ کہ جس نے اپنا نام ناظر علی بتایا تھا اُس کا اصلی نام ببر علی تھا ۔ اور یہہ شخص دوسرے کو جو اُس کا بیٹا تھا بابا کہکر پکارتا تھا ۔ ابھی تک اُس دوسرے شخص کا اور کچھ نام نہیں دریافت ہوا ۔

کیفیت یہہ تھی ۔ کہ دو وجہوں سے ہم لوگوں کو اکثر شک ہوتا تھا ۔ کہ یہہ کہیں بپتسما پا چکے ہیں ۔ اول یہہ ۔ کہ اپنا حال یہہ لوگ بہت کم ظاہر کرتے تھے ۔ دوسرے کلام الہی سے اتنی واقفیت رکھتے تھے ۔ جس کی امید متلاشیوں سے نہیں ہو سکتی مگر بہر حال ثبوت بدیہی نملنے کی وجہ سے خاموش تھے ۔ اور جناب الہی سے ہدایت کے ملتجی تھے ۔ جب ان کے دوبارہ اصطباغ لینے کو صرف ایک ہفتہ باقی رہا ۔ اُس وقت خدائے تعالی نے ہماری دعاؤں کو قبول کیا ۔ اور ان کی دغابازی فاش ہو گئی ۔

۱۵ ۔ جولائی کو اتوار کے دن میں ایک مسیحی اخبار پڑھ رہا تھا ۔ اُس میں دو مسلمانوں کے مسیحی ہونے کا ذکر تھا جب اُسے بغور پڑھا ۔ تو بخوبی سمجھ میں آیا ۔ کہ وہ انہیں دونوں شخصوں کا ذکر ہے ۔ تاہم کامل تحقیقات کے خیال سے مس لوئیس صاحبہ اور ایک دیسی مسیحی بھائی کو سلطانپور میں خط لکھا ۔ کہ آجکل دو شخص جو وہاں مسیحی ہوئے ہیں ۔ ان کا حلیہ ۔ نام ۔ اور پوری کیفیت لکھیں ۔ دونوں خطوں کے جواب آئے ۔ اور اُن سے پورا یقین ہو گیا ۔ کہ یہہ وہی دو شخص ہیں ۔ جو وہاں ماہ فروری سنہ حال میں بپتسما پا چکے ہیں ۔ القصہ اُن دونوں کو واجبی ملامت اور نصیحت کے بعد اپنے درمیان سے خارج کر دیا ۔ ہم اس بیان کو اس غرض سے نور افشاں کے کالم میں درج کرتے ہوئے مستدعی ہیں ۔ کہ یہہ مکار اور مشنری صاحبوں ۔ اور مسیحی بھائیوں کو فریب نہ دے سکیں ۔

اِن کے نام اور شکل و شمائل کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

بڑے شخص کا سن پچاس یا پچپن برس کا ہے ۔ اصل نام ببر علی ہے ۔ اور یہاں ناظر علی ظاہر کیا تھا ۔ مسیحی نام رحمت مسیح ۔ بال کھچڑی ۔ رنگ سیاہ ۔ قد درمیانی ۔ بدن دُبلا ۔ چشمہ لگاتا ہے ۔ اُس کے لڑکے نے یہاں شمشیر علی نام ظاہر کیا ۔ اور اصل نام سوائے بابا کے کچھ تحقیق نہوا ۔ مسیحی نام رونق مسیح عمر اٹھارہ یا بیس برس کی ۔ قد لمبا ۔ بدن فربہ ۔ آنکھیں بڑی بڑی ایک گال پر چوٹ کا نشان ۔

قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے عرصۂ دراز سے لباس یہہ پیشہ اختیار کر لیا ہے اور یونہیں پیٹ پالتے رہتے ہیں کیا عجب ہے کہ ایکمرتبہ نہیں ۔ بلکہ کئی دفعہ خادمان دین کو فریب دیکر یہہ بپتسمہ لے چکے ہیں ۔

اس خبر کو درج کر کے میں یہہ بھی آرزو رکھتا ہوں کہ اگر کوئی مسیحی بھائی ان کے حال سے مفصل آگاہ ہوں تو مجھکو بذریعۂ تحریر عنایت کر کے واقف کریں ۔

راقم

ڈاکٹر یسی بوسن ۔

چرچ مشنری سوسایٹی

سگرا ۔ بنارس ۔

منقولات

ریلوے کی بدانتظامی

ریل گاڑی کی ایجاد نے جو فائدہ بنی نوع انسان کو پہنچایا ہے اس میں کسی کو کلام نہیں ۔ بلکہ قیاس بشری اُن بے شمار برکتوں کا شمار کرنے سے عاجز ہے جو اس عجیب و غریب اختراع سے بنی آدم نے حاصل کئے ہیں ۔ لیکن بے عیب ذات اللہ کی ایک نہ ایک نقص انسان کے ہر ایک کام میں ضرور پایا جائیگا ۔ اگرچہ اب روئے زمین کا طواف کرنا اس قدر دقت طلب نہیں جیسا کہ کسی زمانہ میں دہلی سے آگرہ تک سفر کرنا تھا ۔ اگرچہ اب ڈاکوؤں کے خوف سے قافلوں کے ساتھ منزل بمنزل مسلح ہو کر طے منازل کی حاجت نہیں جیسا کہ اگلے زمانے میں ہوتا تھا ۔ بزرگوں سے سنا ہے کہ اجرائے ریل سے پہلے جب لوگ دور دراز سفر کو جاتے تھے تو تمام دوست آشنا عزیز و اقربا سے اس طرح گلے مل مل کر روتے تھے گویا کسی جنگ پر جاتے ہیں جہاں سے زندہ واپس آنے کی اُمید نہیں ہے ۔ آج اِن باتوں پر ہنسی آتی ہے مگر پچاس برس سے پہلے حقیقت میں یہی عملدرآمد تھا ۔ جارج سٹیفنسن کے دماغی تجسس نے سچ مچ دنیا کی کایا پلٹ دی ۔ نصف صدی میں کیسا انقلاب عظیم کاروبار عالم میں ہو گیا ہے جس کی نظیر گذشتہ تواریخ میں نظر نہیں آتی ۔ اب یہہ صورت ہے کہ ہماری دقیانوسی خیالات کی ضعیف والدہ بھی اگر اس کا لخت جگر دو ہزار میل پر جانا چاہے تو چنداں متفکر نہیں ہوتی کیونکہ جانتی ہے کہ ۲۴ گھنٹے میں وہ واپس آسکتا ہے ۔ یا خود اُس سے جا کر مل سکتی ہے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بیٹا پشاور میں ہے اور باپ کلکتے میں بیٹے کی طبیعت قدرے ناساز ہے ۔ ٹیلیگرام پہنچا اور تیسرے روز والد بزرگوار فرزند ارجمند کی بالین پر موجود ہیں اکثر لوگ خواہ مخواہ

بلا ضرورت بھی سفر کرتے ہیں۔ یہہ تو ایک معمولی بات ہو کہ کسی عزیز دوست کی آمد کی خبر ہو تو دو تین سٹیشن تک استقبال کے لئے چلے گئے یا شایعت کے وقت سو پچاس میل تک ساتھہ ہو لئے۔ امرتسر میں بیٹھے بیٹھے دل گھبرایا ایک چکر لاہور کا لگا آئے دہلی میں کوئی تھیٹر کل کمپنی آئی ہوئی ہو انبالہ سے چل کر تماشا دیکھہ آئے۔ مگر انسانی طبایع حاصل شدہ نعمتوں پر ہرگز قانع نہیں رہ سکتیں ہل من مزید کا تقاضا بدستور جاری رہیگا۔ اگر تاریک پہلو پر نظر ڈالئے تو ریلوے کے انتظام میں اس قدر بیضابطگیاں نظر آتی ہیں کہ کسی سرکاری سررشتے میں اسکی مثال نہ ملے گی تیسرے درجے کے مسافروں کے ساتھہ جو کچھہ گذرتی ہو وہ بمقابلے ان تکالیف کے جو چھکڑوں اور بیل گاڑیوں کے سفر میں ہوتی تھیں نہایت ہی کم ہیں کیونکہ مسافر بطور آقا اور گاڑ والے مثل خدمتگذار کے ہوتے تھے۔ وہ گستاخی نہ کر سکتے تھے۔ وہ مسافروں کی بے آبروئی نہ کرتے تھے اب یورشین ٹکٹ کلکٹر اور ریلوے گارڈ سمجھتے ہیں کہ خدا نے ان کو مسافروں پر حکومت کرنے کے لئے بنایا ہو۔ جس طرح چاہیں اُن پر ظلم کریں یہہ نامنجار اتنا نہیں سمجھتے کہ انہیں لوگوں کے صدقے میں تنخواہیں پھٹکارتے ہیں جن کے ساتھہ جانوروں سے بدتر سلوک کرتے ہیں۔ ہم مدت سے یہہ سیر دیکھتے ہیں اور حیران ہیں کہ کیا ان تمام بے ضابطگیوں کا انسداد گورنمنٹ کے احاطۂ اقتدار سے باہر ہو یا یہہ کہ کچھہ ضرورت نہیں سمجھی گئی ہو کہ انتظام کیا جائے +

یہہ ٹھیک ہو کہ مظلوم مسافروں کے لئے عدالتیں موجود ہیں جہاں چارہ جوئی کرنے سے وہ انصاف پا سکتے ہیں مگر عوام الناس قانون سے فائدہ اُٹھانا نہیں جانتے ہیں اور جو لوگ قانون سے واقف ہیں اور اتنی ہمت رکھتے ہیں کہ خود عدالتی چارہ جوئی کے بکھیڑوں میں پڑکر ریلوے کی بے ضابطگیوں کو روشنی میں لائیں عموماً وہ تھرڈ کلاس میں سفر نہیں کرتے +

بارہا دیکھا جاتا ہو کہ نارتھہ ویسٹرن ریلوے پر یورشین نوجوان ٹکٹ کلکٹر زنانی گاڑیوں کے سامنے زیادہ کھڑے رہتے ہیں اور دو دو تین تین بار ٹکٹ دیکھنے آتے ہیں کیا اس کا انسداد اس طرح ممکن نہیں ہو کہ اودہ روہیلکھنڈ ریلوے کی مانند زنانہ مسافروں کے لئے ٹکٹ کلکٹر عورتیں مقرر کیجائیں۔ ہم دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اس میں کیا نقصان ہو؟ اور کیا متواتر یہہ شکایت نہیں کی گئی ہو؟ تیسرے درجہ کی مسافروں کی کس کس تکلیف کا ذکر کیا جائے۔ بکنگ آفس سے ٹکٹ خریدنا خالہ جی کا گھر نہیں۔ ذرا ہاتھہ پاؤں مضبوط ہوئے تو زور لگا کر سینہ تان کر آدھے گھنٹے کے بعد بکنگ آفس کی کھڑکی تک پہنچے ورنہ ایسے ویسے نازک آدمی کا تو کام نہیں ہو کہ پسلیاں سلامت لئے ہوئے ٹکٹ لے آئے بڑی مشکل سے چار قدم آگے بڑھے تھے کہ ایک ریلا جو آیا تو پچاس قدم پیچھے ہو رہے اس کا سہل علاج ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ ڈاک کے ٹکٹوں کی مانند ریلوے کے ٹکٹ ہر ایک شہر میں فروخت ہونے چاہئیں یا بکنگ آفس برابر ۲۴ گھنٹے کھلا رہے تاکہ لوگ پہلے سے جا کر فرصت کے وقت خرید لیا کریں اور ٹرین کے وقت دھکم دھکا ریل پیل نہ ہوا کرے +

ملازمان ریلوے کی بد خلقی۔ دراز دستی۔ زبان درازی اس طرح موقوف ہو سکتی ہو۔ کہ تمام اسٹیشنوں پر بڑی بڑی سادہ کتابیں رکھی جائیں اور مسافروں کو جو شکایتیں ہوں بلا روک ٹوک اس میں درج کرتے جائیں ہفتہ وار صاحب ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ ان تمام شکایتوں کا ملاحظہ کیا کریں اور جن ملازموں کا زیادہ قصور پایا جائے اُن کو چشم نمائی کرتے رہیں +

نارتھہ ویسٹرن ریلوے کی اول درجے کی گاڑیوں میں چند روز سے ایک ایسا آلہ لگایا گیا ہو کہ مسافر کسی حادثے کے موقع پر مثلاً کسی چور یا ڈاکو کے آجانے پر یا آگ لگ جانے پر فوراً ٹرین کو کھڑا کر سکتا ہو سوال یہہ ہو کہ درجہ اول کو کیوں اس قدر خصوصیت دی گئی ہو جبکہ زیادہ تر سرقہ وغیرہ کی وارداتیں تیسرے درجے میں ہوتی ہیں۔ کیا اول درجے کی مسافروں کی جانیں زیادہ قیمتی ہیں؟ تیسرے درجے کے مسافر اگر نیم وحشی یلجا نور بھی فرض کر لئے جائیں تو بھی ملازمان ریلوے ان کی حفاظت جان و مال کی ذمہ واری سے کیونکر سبکدوش ہو سکتے ہیں۔ ٹکٹ خریدنے کے ساتھہ ہی ہر ایک مسافر سے سررشتہ ریلوے کے ساتھہ گویا ایک قسم کا عہد و پیمان ہو جاتا ہو جس کے یہہ معنی ہیں کہ وہ زر کرایہ کے عوض میں اس امر کا عہد کرتے ہیں کہ مسافر کو صحیح و سلامت معہ اُس کے اسباب کے منزل مقصود پر پہنچا دینگے پس بصورت خلاف ورزی شرایط عہد و پیمان کے وہ قانوناً مجرم قرار پا سکتے ہیں۔ پس ملازمان ریلوے کی غفلت یا سررشتہ کی بد انتظامی سے اگر مسافروں کو راستے میں کچھہ تکلیف ہو یا کوئی حادثہ وقوع ہو تو اس صورت میں حکام ریلوے نقض عہد کے مجرم ہیں +

افسوس ہو کہ تیسرے درجے کے مسافر اس قانونی مسئلے کے سمجھنے سے قاصر ہیں ورنہ ایسا ہرگز نہ ہوتا کہ درجہ اول کی گاڑیوں میں گاڑی ٹھہرانے کا آلہ لگایا جاتا اور درجہ سوم کی گاڑیاں اس سے محروم رہ جائیں + (سیول اینڈ ملٹری نیوز)

ایک ہندوستانی فوجی افسر کا روزنامچہ

اخبار مدراس میل تحریر کرتا ہو کہ ہمارے پاس ایک روزنامچہ کی نقل ایک ہندوستانی افسر اول مدراس لانسرز کی لکھی ہوئی جب وہ انگلستان کو گیا تھا پہنچی۔ میجر لا فرد صاحب اول مدراس لانسرز کے ہیں اُنہوں نے ایک چھوٹا سا دیباچہ جو اس روزنامچہ کے بارے میں لکھا وہ یہہ ہو کہ جمعدار عبد الرزاق جو مصنف اس روزنامچہ کا ہو وہ بطور ایک سوار کے اول مدراس لانسرز میں نومبر ۱۸۷۹ء میں بھرتی ہوا تھا یہہ ایک نان کمیشنڈ افسر ہو جس کو گورنمنٹ انڈیا نے ہندوستان کے رسالوں سے منتخب کیا تھا کہ وہ انگلستان کو بھیجا جائے اور وہاں جا کر گارڈ آف آنر جناب ملکہ قیصرہ کے لئے ان افسروں کا قرار دیا جا-

جبکہ وہ امپیریل انسٹیٹیوٹ کو بوقت شادی ڈیوک آف یارک کے افتتاح کریں۔ جمعدار ایک مسلمان باشندہ مقام ویلور ہے یہہ شخص اُسی مقام پر چھتیس سال کا زمانہ ہوا جب پیدا ہوا تھا اور یہہ ایک پُرانے سپاہیوں کے خاندان سے ہے۔ اِس کا دادا محمد قاسم صوبیدار میجر پرانی چالیسویں مدراس پلٹن کا تھا اِس کے دیگر اعزا بھی اعلیٰ فوجی عہدوں پر ہیں ابتدا میں یہہ روزنامچہ ہندوستانی زبان میں تھا اُس کا ترجمہ پینے رسالہ کے ایک سوار کی مدد سے کیا اور یہہ روزنامچہ ۹۔ اپریل ۱۸۹۳ء سے شروع ہوا ہے اُس وقت یہہ حوالدار تھا نہ جمعدار اور سکندرآباد سے بمبئی کو روانہ ہوا تھا اور اس روزنامچہ کا خاتمہ اُس وقت ہوا جبکہ ۱۵۔ اگست ۱۸۹۳ء کو جمعدار ہو کر واپس آیا اس روزنامچہ میں جو کچھ کہ جمعدار نے انگلستان میں دیکھا قلمبند کیا وہ یہہ ہے کہ جب یہہ ہندوستانی کا گارڈ اثنائے راہ انگلستان مالٹا میں داخل ہوا تو اِس کو … کی سیر کی غرض سے جہاز سے اُتارا۔ جمعدار اپنا تجربہ بیان کرتے ہیں کہ ۲۲۔ تاریخ وقت سات بجے صبح ہم لوگ مالٹا میں داخل ہوئے اور ۹ بجے جہاز سے اتر کر مع اپنے برٹش افسروں کے شہر میں گئے اور وہاں کی تمام عجیب و غریب باتیں ہمارے افسروں نے ہم کو بتلائیں یہاں کے باشندے کل اٹالین ہیں سب سے پہلے ہم کو گرجا گھر دکھلایا گیا جس میں تمام حکمرانوں اور مشہور آدمیوں کی تصویریں تھیں یہہ گرجا گھر پتھروں سے بنا ہوا ہے جب ہم اُس میں داخل ہوئے تو وہاں کے خدمتگاروں نے چاہا کہ ہم اپنی پگڑی اوتاریں ہر چند کپتان آرتھناٹ نے اُن کو سمجھایا کہ یہہ اپنی پگڑی نہ اتارینگے لیکن اُن لوگوں نے کچھ خیال نہ کیا آخر کار ہم نے پگڑی اُتاری اور ہاتھ میں لئے ہوئے پھر گرجا میں گئے اور بہت سی تصویریں اور دیکھیں وہاں سے ہم لوگ اُس مقام کو گئے جہاں پولو کھیلنے کے ٹٹو دیکھے اور بعد کو بازار اور باغ دیکھا جس میں نئی قسم کی توپیں اور نہایت عمدہ عمدہ عمارتیں ہیں جس کا پہرہ سرکاری سپاہی دیتے ہیں بعد کو ہم نے ایک اور بہت بڑی عمارت دیکھی جس میں نئی قسم کے ہتھیار عمدہ طور سے سجے ہوئے ہیں اور سنگی تصویریں اگلے بادشاہوں اور دیگر نامی آدمیوں کی زرہ بکتر پہنے ہوئے دیکھیں اور بہت سی کرسیاں اور کوچیں پرانی قسم کی شہنشاہ فرانس کی دیکھ کر ساحل کو واپس گئے وہاں کے لوگ ہم کو نگاہ حیرت سے دیکھتے تھے نو بجے سے دو بجے تک ہم نے شہر کی سیر کی اور پانچ بجے اُسی روز مالٹا سے لنڈن کو روانہ ہوئے۔ جمعدار نے جو حال ملکہ معظمہ کے ڈرائنگ روم دربار کا لکھا ہے وہ عجیب طرح کا ہے جو درج ذیل ہے +

۹۔ مئی ۱۸۹۳ء کو ایک رسم بکنگھم کے ایوان میں ہونیوالی تھی۔ ہم لوگوں کو حکم ہوا کہ پوری وردی پہنکر جائیں چنانچہ ہم مع منشی عبدالکریم صاحب کے ایوان شاہی میں داخل ہوئے ایک فوٹوگرافر آیا اور اُس نے ہماری تصویریں مختلف حالتوں میں اُتاریں جیسا کہ ملکہ معظمہ نے حکم دیا تھا اُس کے بعد ایک جنرل افسر آیا اور ہمارے کمانیر سے کہا کہ ڈیوک آف کناٹ تم لوگوں کو دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ ہم لوگ فوراً اُس ایوان کے دوسرے حصہ میں داخل ہوئے تھوڑی دیر کے بعد ڈیوک آئے ہماری سلامی لی اور ہر ایک شخص سے ہندوستانی زبان میں گفتگو کی اور مجھ سے دریافت کیا کہ تم کبھی برہما کو گئے ہو اور تمہارے کمان افسر کا کیا نام ہے اور کہا کہ میں تم لوگوں کو دیکھکر نہایت خوش ہوا اس کے بعد انہوں نے ڈچز کو طلب کیا وہ آئیں اور بعد سلامی لینے کے اپنی نہایت خوشی ہم لوگوں کو دیکھکر ظاہر کی پھر ڈچز اور ڈیوک چلے گئے۔ اس کے بعد ہم لوگ اُس جگہہ پر گئے جہاں کونسل جمع تھی ہم نے دیکھا کہ تمام صاحبان لارڈ چیفز موجود ہیں صف بستہ ہو کر ہم لوگ تخت پر کھڑے ہوئے جو سنہری پھاٹکوں پر تھے وہ جنرل افسر تھے وہ مختلف قسم کی قیمتی زنجیروں کا زرہ بکتر پہنے ہوئے تھے اور اُن کے سر پر خود تھے اور قسم قسم کے خوبصورت ہتھیار اُن کے ہاتھوں میں تھے۔ چند منٹ کے بعد قیصرہ مع اپنے وزیروں اور شہزادیوں کے آئیں اور حاضرین نے ایک نعرہ خوشی بلند کیا بعد کو سب لوگ جناب ممدوحہ کے روبرو پیش کئے گئے اس میں بہت سی خوبصورت لیڈیاں پیش ہوئیں جو نہایت ہی عمدہ عمدہ پوشاکیں پہنے تھیں اور ایک ایک گلدستہ اُن کے ہاتھ میں تھا اس کے بعد وہی لوگ شہزادہ اور شہزادیوں کے روبرو پیش ہوئے اس کے بعد جناب قیصرہ دوسرے کمرے میں گئیں اور ہم لوگ مکرر صف بستہ کئے گئے اور قیصرہ کی آمد کا انتظار کیا گیا تھوڑی دیر میں پھر قیصرہ ہند تبسم کرتی ہوئیں آئیں اور دریافت کیا کہ تم لوگ ہمارے دربار کو دیکھکر خوش ہوئے رسالدار نے بعد ادائے شکر قیصرہ جواب دیا کہ یہہ رسوم ایسی عجیب و غریب ہیں کہ ہم نے اپنی عمر میں نہیں دیکھی تا وقتیکہ پھر کبھی ایسا ہی موقع نہ ملے ہم لوگوں نے بھی تائید کی پھر دس منٹ تک ہم لوگوں سے اور قیصرہ سے ہندوستانی زبان میں گفتگو رہی پھر ہم لوگوں سے دریافت کیا گیا کہ تم لوگ منشی کے مکان میں حاضری کھا چکے ہو یا نہیں کیونکہ اُس روز ہم کو منشی نے اپنے مکان کو سونپا تھا ہم نے جواب دیا کہ ابھی تک حاضری نہیں کھائی ہے لیکن جب یہاں سے رخصت ہونگے تو منشی کے مکان پر جلد تر جائینگے فوراً ہم کو رخصت دی گئی اور منشی کے مکان پر ہم لوگ آئے نہایت عمدہ کھانا کھایا اور ایک گھنٹہ آرام کیا اس عرصہ میں منشی سے گفتگو کرتے رہے اس کے بعد سیدھے اپنی جائے قیام کو آئے اثنائے راہ میں بہت سے گروہ آدمیوں کے ہم لوگوں کے دیکھنے کے لئے منتظر کھڑے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایوان کرسٹل پیلس یعنے بلورین محل جس میں آتشبازی چھوڑی گئی۔ اُس کو دیکھکر جمعدار بہت خوش ہوئے اور بیان کرتے ہیں کہ ۱۸۔ مئی ۱۸۹۳ء کو ہم لوگوں کو حکم ہوا کہ کرسٹل پیلس کو جائیں چنانچہ ہم لوگ طیار ہو کر چھ بجے شام کو وہاں پہنچے اور ساڑھے آٹھ بجے تک وہاں جا بجا سیر کی اس درمیان میں یہاں عجیب و غریب چیزوں کے دیکھنے کے بعد ساڑھے آٹھ بجے کے قریب آتشبازی چھوٹنا شروع ہوئی یہہ آتشبازی نہایت ہی عمدہ اور قابل یادگار تھی خاصکر دو پتلے جو کلوں سے طیار ہوئے تھے جب اُن میں آگ دی گئی تو وہ بینڈ باجے کی گت

پرناچنے لگے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ آدمی سے بہتر ناچتے تھے بعد کو وہ دونوں آپس میں پٹہ لڑے دیگر قسم کی آتشبازی مثل جانوروں پرندوں اور مچھلیوں وغیرہ کے تھی جن میں آگ لگانے سے درختوں میں پتے پھل و پھول نظر آنے لگے اور جانور چلتے پھرتے اور پرندا اُڑتے ہوئے مچھلیاں دریا میں تیرتی ہوئیں نظر آنے لگیں اور ایک جداگانہ حصہ باغ میں کچھ جہاز تھے جب اُن میں آگ دی گئی تو وہ بعینہ صورت پیدا ہوگئی کہ واقعی بحری فوج میں جنگ ہو رہی ہے توپیں چلتی نظر آتی تھیں اور گولوں کے صدمہ سے بعض جہاز ٹکراتے تھے اور بعض ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے تھے آخر کار کچھ آتشبازی مثل مکانات کے تھی جب اُن میں آگ دی گئی تو ایک بارش کی سی کیفیت پیدا ہوئی اور فوارے جاری تھے یہاں جو کچھ کیفیت اس آتشبازی کی ہماری نظر سے گذری اُس کو ہم اپنی زبان سے بخوبی بیان نہیں کر سکتے ایسی آتشبازی ہم نے عمر بھر میں نہیں دیکھی اور نہ دیکھیں گے تاوقتیکہ پھر کبھی ہم کو ایسا ہی موقع نہ ملے۔ جب آتشبازی چھوٹ چکی تو ہم دس بجے اپنے قیامگاہ کو واپس آئے۔ اور آرام میں مصروف ہوئے یہہ جمعدار مقام ایکوریم کی سیر کو اس طرح بیان کرتے ہیں۔ کہ ۲۷ مئی ۱۸۹۳ء کو بوقت ۲ بجے دن کو ہم لوگ ایک قواعد کے طریقے سے ایک تھیٹر کے دیکھنے کے واسطے روانہ ہوئے جس کا نام رایل ایکوریم ہے اور ۳ بجے وہاں پہنچے اُس عمارت کو قبل کرسٹل پیلس کے دیکھا اگرچہ اس قدر وسیع نہیں ہے اُس تھیٹر میں پیشتر بندر کا تماشا ہوا ایک مثل ہاتھی کے بنا ہوا تھا اور دوسرا بندر کی صورت میں یہہ دونوں گیند کھیلتے اور ناچتے رہے لیکن ایسی ہوشیاری کے ساتھ کہ آدمی بھی اسی قدر کر سکتا ہے بعد کو ایک خوبصورت عورت آئی۔ اور گتے تو باجے کی گت پر عرصہ تک ناچتے رہے جو وہاں بج رہا تھا یکایک یہہ عورت نظر سے غائب ہوگئی اور ایک دوسری ایک نیا لباس پہنکر آئی یہہ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہہ وہی عورت ہے یا دوسری اسی طرح سے کئی مرتبہ نئی نئی صورت بنا بنا کر آئی اُس کے بعد دو مرد اور ایک عورت ناچنے والی آئی اور یہہ سب ناچتے رہے اور جب ناچنا بند کیا تو اس عورت کا نصف دھڑ ایک مرد اور نصف عورت تھا لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ تینوں پھر اگر بحالت اصلی پھر ناچنے لگے اُس وقت ہم سے یہہ ظاہر کیا گیا کہ دراصل یہہ عورت انسان نہیں ہے بلکہ مصنوعی جادو کی ہے اس کے بعد دو مرد اور ایک عورت اپنے ہاتھ پاؤں میں گھنٹیاں پہنے ہوئے آئی اور اُن گھنٹیوں کو باجے کی تال پر برابر بجاتی رہی گو اُن کے ہاتھ پاؤں اور سروں میں یہہ گھنگھرو بندھے ہوئے تھے لیکن اُس ترکیب سے برابر تال دیتے تھے کہ سُننے والوں کو حیرت ہوتی تھی اسکے بعد پانچ عرب آئے اُن میں دو جوان عورتیں تھیں اُنہوں نے نہایت ہی عمدہ عمدہ کسرتیں کیں اس کے بعد ایک عورت نے بھری رائفل بندوق کے ہاتھ اسی خوبصورتی سے پھینکے جیسے کہ ہندوستان کے پہلوان پٹے کے ہاتھ پھینکتے ہیں اور اسی ہاتھ پھینکنے کی حالت میں اس بندوق کو فیر کیا اس کے بعد دو اور آدمی آئے اور آپس میں ایک دوسرے سے مذاق کی باتیں کرتے رہے بعد کو بہت سے کُتے آئے اور ناچتے کودتے رہے اسکے بعد تین اٹلی کے آدمی آئے اُس میں سے ایک عورت اور ایک لڑکی تھی +

یورپ میں انارکسٹوں کا زور

ڈاک ولایت کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ممالک یورپ میں انارکسٹوں سے مخالفت کا زور بدستور پایا جاتا ہے جس کی نسبت تازہ خبر لکھ چکے ہیں کہ پریسیڈنٹ فرانس کے قاتل سنٹو کو پھانسی کی سزا دیگئی۔ اٹلی میں جس شخص نے وزیر اعظم اٹلی کے قتل کی بعینہ ایسی ہی کوشش کی تھی جیسی کہ سنٹو نے فرانس میں کی اور کامیاب ہوا اس کو بیس برس کی قید کی سزا دیگئی ہے۔ اگر یہہ شخص بھی خدانخواستہ مثل سنٹو کے کامیاب ہوتا تو ضرور پھانسی دیا جاتا لیکن اب صرف قید پر ہی کفایت کی گئی ہے اور ممالک یورپ میں اسباب پر سنجیدہ غور ہو رہی ہے کہ انارکسٹوں کے لئے کونسی سزا تجویز کیجاوے جس سے وہ عبرت پکڑیں اور خلق خدا کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ ایک تجویز یہہ ہے کہ ان کو ماتھے پر داغ دیا جاوے لیکن یہہ نشان سایہ دار ٹوپی کی آڑ میں پوشیدہ رہ سکتا ہے اس باعث دوسری تجویز یہہ ہے کہ رخساروں پر خاص نشان گودا جاوے تاکہ ہر ایک کو منہہ دیکھتے ہی معلوم ہو جائے کہ وہ کمبخت انارکسٹ ہے۔ اس رائے کے خلاف یہہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ کئی لوگ مارے اشتعال کے انکو زدو کوب کیا کریں گے جس سے جابجا خلل امن ہوگا اور بعض کو ان لوگوں سے ہمدردی پیدا ہونے لگے گی اور علاوہ بریں چہرہ کے نشان سے وہ لوگ جرائم کرنے سے باز نہیں آویں گے کیونکہ وہ منہ چھپا کر بھی قریب آسکتے اور حملہ کر سکتے ہیں جو مشکل نہیں ہے۔ آخری ترکیب یہہ خیال کی گئی ہے کہ انارکسٹوں کو گرفتار کرکے پاگل خانوں میں داخل کریں کیونکہ خلل دماغ ہی اس فرقہ کے وجود کا باعث ہے اور پاگل خانوں میں اس طریق سے ان کو رکھیں کہ کسی سے گفتگو یا ملاقات نہ کرنے پاویں اور تنہائی میں مر جاویں۔ لنڈن کے ہوس آف کامنز کے پھاٹک پر ایک واردات انارکسٹ حملہ کی ہوئی شام کے وقت دو شنبہ کا روز تھا۔ مسٹر سٹڈیز صاحب کیمبرج یونیورسٹی کے میلک ڈیر میں بمع میم صاحبہ کے گاڑی پر سوار تشریف لائے۔ پھاٹک کے قریب گاڑی سے اُترے اور مسٹر موصوف کوچوان کو کرایہ دیتے تھے کہ ایک بدصورت شخص چیخ مار کر زور سے بڑھا اور مسز سٹڈیز صاحبہ کا بائیاں ہاتھ پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے ایک چاقو اس کے پہلو میں گھسنا چاہتا تھا کہ قریب ہی پولیس کنسٹبل تھا جس نے فوراً لپک کر اس کو پکڑ لیا اور سخت ہاتھا پائی کے بعد چاقو اس کے ہاتھ سے چھینا۔ ملزم کو پولیس کی چوکی میں لے گئے۔ نام بتلانے سے انکار کیا اور جب پتہ پوچھنے لگے تو گالیاں سُنائیں۔ یہہ شخص شراب میں

بست تھا - چاقو کا دستہ سیاہ تھا - پھل تین انچ لمبا تھا خیر ہوئی کہ لیڈی صاحب بچ گئیں - گو وہ اس کو نہیں جانتیں لیکن جس سختی سے حملہ کیا گیا تھا بچنا بیشک مشکل تھا۔ یہہ بات لکھ چکے ہیں کہ لنڈن کے ہوس آف لارڈز میں اجنبی مفلسوں کی آمد کے روکنے اور اجنبی سازشیوں کے جبراً ملک بدر کرنے کا مسودہ قانون لارڈ سالسبری صاحب کی طرف سے پیش کیا گیا ہی اور سچ پوچھو تو یہہ بھی انارکسٹوں کی بیخکنی کے متعلق ایک کوشش ہو۔ انارکسٹ لوگ تمام ملکوں میں پائے جاتے ہیں اور بیان کیا گیا ہو کہ انگلستان میں بھی کئی باشندے اس فرقہ میں شامل ہیں لوگ جرایم کی عظمت میں نام نکالنے کے بہت مشتاق ہیں اور جان سے ہاتھ پہلے سے دہوئے ہوئے ہیں:۔ ڈاک ولایت کی خبر ہو کہ جس وقت لارڈ سالسبری صاحب نے مذکورہ بالا مسودہ قانون ہوس آف لارڈز میں پیش کیا اُس وقت فرمایا کہ اب وہ وقت آگیا ہو کہ گورنمنٹ اس قسم کے آدمیوں کو اپنے ملک میں جہاز پر سے اترنے کی ممانعت اسی طریقہ میں کریگی جیسے کہ امریکہ نے کردی ہو۔ مسودہ ہذا کا دوسرا حصہ اجنبیوں کے ایک دوسرے فرقہ سے متعلق تھا جن کے افعال قبیحہ پر تمام شایستہ آدمی نفرت کرتے ہیں: "بدقسمتی سے انگلستان بیشتر فرقہ انارکسٹ کا ہیڈ کوارٹر یعنے وہ مرکز جہاں سے اُن کی کارروائیوں کا اہتمام ہوتا ہی اور وہ کارخانہ ہو جہاں اُن کے زبون آلات درست کئے جاتے ہیں: یورپ کی قوموں میں صرف ہم ہی ایسے ہیں جو اُن شیطانوں کے ملک سے نکالنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں"! لارڈ روزبری کو مفلس اجنبیوں کے نکالے جانے کی نسبت کچھ عذر نہ تھا حالانکہ اُن کے نزدیک یہہ معاملہ کچھ بہت ضروری نہیں ہو لیکن جناب موصوف نے اسکو ایک بڑی بات خیال کیا کہ وزیر اعظم سابق نے اپنے ملک کے ذمہ یہہ الزام لگایا کہ وہ غیر ملکوں کے مجرموں کو پناہ دیتا ہو: "حقیقت یہہ ہو کہ یہہ ملک اور سلطنتوں کی بہ نسبت غیر ملکوں کے سازش کرنیوالوں کو زیادہ تر مدد یا پناہ نہیں دیتا ہو"! لارڈ سالسبری نے جواب دیا کہ اس بات کے کہنے سے اُن کی یہہ مراد نہ تھی کہ ہم اپنی خوشی سے غیر ملکوں کے سازش کرنیوالوں کو پناہ دیتے ہیں - بلکہ صاحب موصوف جو گورنمنٹ کو ان زاید اختیارات کا دینا چاہتے ہیں اُس کی ٹھیک یہی غرض ہو کہ ہمارے نفس پر اس قسم کے اتہامات نہ لگائے جاسکیں +

(عام)

واقعات ولایت

حفظ مراتب

حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی سالگرہ کی تہنیت میں لیڈی کیمبرلے صاحبہ نے تمام ارکان دولت انگلشیہ امراء و وزراء و شاہی خاندان کی دعوت کی بہی شہزادگان و سفیران ممالک و وزیران سلطنت کے جلوس کی روانگی میں دیر تھی کہ تقدیم و تاخیر مراتب کی بحث چھڑ گئی - مہاراجہ کوچ بہار حضور پرنس آف ویلز کے ہمرکاب تھے - ہزہائینس اگرچہ والیان ریاست ہند میں طبقہ اعلیٰ کے رئیس نہیں ہیں تاہم چونکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور یورپین سوسائیٹی میں زیادہ تر میل جول رکھتے ہیں - بوجہ بلند نظری اپنی قدر و منزلت سے بخوبی واقف ہیں ہزہائینس نے خواہش کی کہ اس معزز جلوس میں ممبران شاہی خاندان کے بعد ان کو جگہہ دی جائے مہتمم جلوس عجب شش و پنج میں تھا وہ خوب جانتا تھا کہ مہاراجہ موصوف اس درجے کے مستحق نہیں ہیں مگر ساتھہ ہی اُس کو یہہ خیال تھا کہ ہزہائینس حضور پرنس آف ویلز کے نہایت عزیز دوست ہیں کوئی امر ہزایکسلنسی کی ناراضی کا بھی پیدا نہ ہو - آخر اس نے سفیر روس سے دریافت کیا کہ اگر مہاراجہ کوچ بہار آپ سے آگے ہوں تو آپ کو کچھ ناگوار تو نہ ہوگا ؟ سفیر روس نے جواب دیا کہ بیشک سخت ناگوار ہوگا - اپنی ذات سے مجھے چنداں خیال نہیں لیکن بحیثیت نائب السلطنت شہنشاہ روس میں ہرگز اس جگہہ کو چھوڑنا پسند نہیں کرسکتا جس کا میں مستحق ہوں - مہتمم نے اور دو تین سفیران ممالک غیر سے دریافت کیا اُنہوں نے بھی اسی قسم کا جواب دیا - آخر اس بحث کا یہہ نتیجہ ہوا کہ مہاراجہ کوچ بہار نے جلوس سے کنارہ کشی اختیار کی اور سفیران طاقت ہائے غیر کے بعد جگہہ لینا پسند نہ کیا +

ایک منطقی نقب زن

مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار لکھتا ہو :-

لاہور کے چوروں کو اس امر کا علم ہوتا جاتا ہو کہ موسم گرما کی اندہیاری راتیں خاصکر انہیں کی آسانی کے لئے بنائی گئی ہیں - حال میں ایک صاحب کے کمرے میں چور داخل ہوا - اور سرمائی کپڑوں کا ایک بکس لے گیا یہہ چور ایک کھلی ہوئی کھڑکی میں سے داخل ہوا تھا - اسی شب کو ایک اور چور ایسی حالت میں گرفتار کیا گیا جبکہ وہ اُس کوٹھی کے قریب کی ایک دوسری کوٹھری میں داخل ہونے کی کوشش کر رہا تھا جہاں سے کپڑوں کا بکس چوری گیا تھا - پولیسمین نے اس شخص پر بدنیتی کا الزام لگایا - چور نے پوچھا کہ میں نے کیا کیا ہو؟ " کنسٹبل نے کہا کہ "کیا تم صاحب کے بنگلہ میں داخل ہونیکے لئے جافری نہیں کاٹ رہے تھے ؟" چور بولا "ہاں یہہ تو سچ ہو مگر جافری کی قیمت ہی کیا ہو - میں نے تھوڑی سی کاٹی ہو جاتو (اسے چور لیجائیں گے تھا" سپاہی نے کہا کہ "چوری والے اگر تو اندر داخل ہوجاتا تو کیا صاحب کا مال چوری نکرتا ؟" چور نے کہا "یہہ اور بات ہو - کیا صاحب نے مجھہ غریب کو بندوق مارنے کی کوشش نہیں کی گو چونکہ میرے گولی نہیں لگی اور وہ قاتل نہیں تو کیا سرکار ان کو پھانسی دیدیگی اگرچہ انہوں نے میرے مار ڈالنے کی کوشش کی تھی میرے کوئی گولی نہیں پھر میں کیوں بلا سبب پکڑا جاتا ہوں ؟" لیکن پولیس والا ایسا عمدہ تعلیم یافتہ نہ تھا کہ اس منطقی دلیل کو قبول کرتا پس وہ اُسے حوالات کو لے گیا + (پولیس گزٹ)

قسطنطنیہ میں زلزلہ سے بربادی

ڈاک ولایت میں قسطنطنیہ کے سخت بربادی بخش زلزلہ کی نسبت مزید خبریں آئیں جن سے معلوم ہوا کہ یہہ زلزلہ قہر الٰہی تھا۔ اس آفت سے کتنے لوگ ضایع ہوئے اس کی صحیح تعداد حکام کو معلوم ہو لیکن وہ اس وجہہ سے ظاہر نہیں کرتے کہ اس کو سنکر رعایا گھبرا اُٹھیگی۔ تاہم اس میں شبہہ نہیں کہ صرف مقام استنبول میں دوسو سے زیادہ آدمی ضایع ہوئے۔ ۱۹۔ جولائی تک بڑے بازار کے کھنڈرات میں سے ۷۰ لاشیں نکال چکے ہیں لیکن ملبہ کے اُٹھانے کا کام بہت آہستگی سے ہو رہا ہو کیونکہ مزدوروں کے بچاؤ کے لئے نہایت احتیاط کی ضرورت ہو اور اب تک چھہ مزدور خستہ دیواروں کے نیچے دبکر مر گئے ہیں۔ باشندوں میں تشویش اور خوف بدستور پھیلا ہو۔ استنبول پیرا وگلاٹا میں تمام دوکانیں اور کارخانے خالی کئے گئے ہیں اور لوگ ابتک مارے خوف کے انہیں واپس نہیں آتے بہت لوگ میدانوں میں خیمے گاڑ کر اوقات بسر کر رہے ہیں اور سلطان المعظم نے یلدیز کیاسک کے باغات کھولدئے ہیں اور خیمے لگادئے ہیں کہ لوگ وہاں مصیبت کا وقت کاٹیں۔ خدیو مصر بھی محلات سے نکل بھاگے اور وہ ایک سلطانی کشتی میں فروکش ہیں۔ صرف قسطنطنیہ میں مال کے نقصان کا اندازہ بقدر ساٹھ لاکھ پونڈ کیا گیا ہو۔ ادنی ذاتوں کے لوگ مقبروں اور باغات کے میدانوں میں ہی رہنے پر زور دیتے ہیں جہاں سر پر آسمان ہو اور دن کو آفتاب کی تپش اور رات کو بھاری شبنم پڑتی ہو۔ اس سے ہوا کے بگڑنے کا اندیشہ کیا جاتا ہو کیونکہ کہتے ہیں کہ استنبول میں صحت کے متعلق انتظام بالکل ندارد ہو۔ بہت سی لاشیں ابتک بازاروں کے کھنڈرات میں دبی پڑی ہیں۔ زلزلہ کے برباد شدوں اور مصیبت زدوں کی دستگیری کرنا مشکل ہو کیونکہ کھانے اور کپڑے کی ایسی ضرورت نہیں ہو جیسی کہ زر نقد کی کہ جس سے تاجروں کی مدد کیجاوے جو تباہ ہوگئے ہیں۔ عثمانی بینک نے خزانہ عامرہ کو ڈھائی لاکھ پونڈ ادا کیا ہو کہ مقدم ضروری کاموں میں صرف کیا جائے۔ (عام)

ایران کی پارسی رعایا

ایران کی شیعہ حکومت میں بیان کیا جاتا ہو کہ آتش پرست پارسی رعایا پر سخت مظالم کئے جاتے ہیں جن کے افسوسناک حالات سنکر بمبئی کے پارسیوں کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ جس وقت سر مارٹیمر ڈیورینڈ صاحب ایران کے عہدہ سفارت پر مقرر ہونے کی وجہہ سے بمبئی سے روانہ ہوئے تھے اُس وقت بمبئی کی پارسی جماعت کی طرف سے ایک چیدہ اور معزز نیابت آپکی خدمت میں پیش ہوئی تھی اور استدعا کی تھی کہ آپ ایران میں جاکر ہمارے ہموطن بھائیوں کی تکلیفات کو رفع کریں گے جن کے باعث پارسیوں کا ایران میں رہنا مشکل ہوگیا ہو اور جو لوگ رہتے ہیں وہ حکومت کے ہاتھوں نہایت تنگ کئے جاتے ہیں۔ اس عرضداشت میں ایران کی پارسی رعایا کی تمام مصایب کو مفصل طور پر ظاہر کیا تھا کہ ہمکو اپنے طور پر عبادت کرنی نہیں ملتی اور نہ ہم لوگ اپنی مذہبی رسوم مناسب طور پر ادا کرنے پاتے ہیں اور تمام رعایا ہمکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہو اور ہمارے ساتھہ دست درازیاں کرتی ہو اور یہی وجہہ ہو کہ ایران میں پارسی رعایا کی تعداد میں روز بروز زوال آتا جاتا ہو حتی کہ اب مٹھی بھر آدمی رہ گئے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ سر مارٹیمر ڈیورینڈ صاحب نے اسکو سنکر فرمایا کہ جبتک عنان عہدہ ہاتھہ میں نہ لینگے نہیں کہہ سکتے کہ معاملہ کیا ہو اور کیوں ہو لیکن وعدہ کیا کہ وہاں پہنچکر آپ کی بات کا خیال رکھینگے اور آپ کی خواہش کو حتی المقدور پورا کریں گے۔ اب بمبئی سے خبر آئی ہو کہ وہاں ایران کی طرف سے جو صاحب کانسل جنرل مقرر ہیں ان کی خدمت میں پارسی جماعت کی ایک نیابت پیش ہوئی اور جو سختیاں و مظالم علاقہ یزد میں اُن کے رشتہ داروں اور ہم مذہبوں پر کئے جاتے ہیں ان کا نمبروار تذکرہ کیا۔ نیز ایک عرضداشت پیش کی کہ ہماری طرف سے یہہ عرضداشت جناب شاہزادہ ظل سلطان گورنر یزد کی خدمت میں ارسال کی جاوے جو شاہ کجکلاہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ کانسل جنرل صاحب نے نہایت کی غربا دہمدردی سے سماعت کی اور عرضداشت کے ارسال کرنیکا وعدہ کیا اور اُس کے مضمون کا خلاصہ بذریعہ تار برقی روانہ کردیا۔ اس کے ساتھہ ہی انگریزی اخبار سے یہہ خبر معلوم ہوئی ہو کہ عرصہ ایک ماہ کا گذرا کہ ایران کے مقام یزد میں دو پارسی کمال بیرحمی سے دن دہاڑے قتل کئے گئے تھے۔ اس کی خبر شاہ کو بھیجی گئی جن کے حکم سے اب تمام قاتل پکڑے گئے ہیں۔ گورنر اصفہان نے شاہ سے اجازت چاہی کہ مجرموں کو سزائے پھانسی دیجاوے لیکن شاہ نے پھانسی کی سزا نامنظور کی اور لکھا کہ انکو ایسی سزا دینی چاہیے جو زیادہ سخت اور دیر تک تکلیف دینے والی ہو چنانچہ شاہ ممدوح کے حکم سے وہ طہران کے قیدخانہ کی ایک کوٹھری میں بند کئے گئے ہیں کہ باقی عمر کمال تنہائی میں بسر کریں اور ان کو کسی کے ساتھہ کسی طرح سے خط و کتابت یا گفتگو یا ملاقات نہ کرنی ملیگی۔ (ہند)

ایک نجومی کی درخواست

بنارس کے ایک نجومی صاحب نے علم جوتش کے ذریعے یہہ بات معلوم کی کہ دہلی کے قریب قطب صاحب میں کسی مقام پر بہت بڑا دفینہ مدفون ہو۔ طایر دل دام ہوس کا اسیر ہوا اور جھٹ سے ریل میں سوار ہو دہلی آن پہنچے اور صاحب ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں عرضداشت پیش کی کہ اس مقام کے کھودنے کی اجازت دیجائے جو کچھہ مال و دولت برآمد ہوگا اس کا نصف خزانہ سرکاری میں داخل کیا جایگا۔ سنا ہو کہ صاحب موصوف نے درخواست منظور نہ کی اور صاحب کمشنر نے بھی اُس کی گذارش پر التفات نہ کی۔ ہم حیران ہیں کہ جس نجوم کے ذریعہ سے دفینے کا حال معلوم ہوسکتا تھا کیا وہ یہہ بتلانے میں قاصر

تھا کہ آیا وہ نجومی صاحب کو مل بھی سکتا ہے یا نہیں - ذرا پوچھی بچارے کے بنارس سے چلتے کہ مفت کی خفت نہ ہوتی اور بے نیل مرام واپس نہ جاتے +

تو بر اوج فلک چہ دانی چیست
چون ندانی کہ در سرائے تو کیست

ساہوکار لٹیرا ٭٭

راجپوتانہ گزٹ رقمطراز ہے کہ :- اس ہنگم زمانہ میں بہت سے خوش وضع اور ساہوکار لٹیرے پیدا ہو گئے ہیں - بیس برس پہلے ان ذات شریفوں کے قدم سے صوبہ راجپوتانہ پاک تھا - مگر ریلوے صاحب کی ریلا پیل نے راجپوتانہ کے بازاروں میں بھی حضرات موصوف کو لا ڈالا - چنانچہ پچھلے دنوں ہمارے شہر اجمیر ہی میں ایک حضرت سکندر خان نامی رفوگر تشریف لائے - آپکے طالع سکندری تو تھے ہی چندروز سے بڑے بڑے شرفا اور رؤسا اور شہر کے ساہوکاروں سے یہانتک رسائی پیدا کرلی - کہ شال دوشالوں ہی کا لین دین نہیں - بلکہ سونے چاندی کے برتنوں وغیرہ کی فروخت بھی ہر ایک کے یہاں آپہی کرنے لگے : منشی امام الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر و جناب حکیم محمد عبد القیوم صاحب وسیشھ کنکمل وغیرہ صاحبان تو آپکی ایمانداری کے بہت ہی معتقد تھے - آخر میاں جی نے عرصہ تین ماہ کا ہوا - کہ صاحبان موصوف اور دیگر دستوں کا مال گلک میں دھرا - اور رفو کرتے کرتے رفو چکر ہوئے - اب شہر بھر میں ماتم بپا ہو گیا - کوئی دوشالہ کو - اور کوئی چوغہ کو روتا پھرتا ہے - آخر سرکار کا بول بالا حضرت کشمیر سے گرفتار ہو کر تشریف لے آئے : اب دہڑا دھڑ لوگوں کے یہاں سے بذریعہ پولیس مال برآمد کرا رہے ہیں - حتی کہ دلی میں بھی کئی اشخاص معہ ایک رفوگر جس نے حضرت کا مال (مال تو دوسروں کا تھا) فروخت کرایا تھا زیر مواخذہ ہیں - غرضیکہ پاپ کا بھنڈا رہ پھوٹ گیا - یقین ہے کہ پوری پوری سزا آپکو ملے اور

اور دنوں بڑے گھر کی سیر کریں +

بھوپال کی خوش انتظامی

پولیس نیوز بحوالہ اسلم رقمطراز ہے کہ :- بھوپال میں ایک دوکاندار نے خوشی خوشی اپنی دوکان پر ایک وصلی لگائی جس میں جلی قلم سے "اندھیر نگری بے بوجھ راجہ ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا" لکھا تھا - ایک روز تو امن و امان خیر سلاّ سے گذرا دوسرا دن آیا - تو دوکاندار صاحب پولیس کے ہتے چڑھ گئے - ہنوز مقدمہ چل رہا ہے - دیکھئے رہائی کی صورت کیونکر ممکن ہوتی ہے - ظاہرا اسباب تو اُن کے قید ہونے اور سزایاب ہونے کے پائے جاتے ہیں - لیکن ہم بڑا تعجب کرتے ہیں - کہ یہہ ہی مثل جو دوکاندار صاحب کو پسند آئی - نامہ نگار لاہور پنچ نے بڑے زور شور سے حالات بھوپال کی نسبت درج کرائی - اُسپر بھوپال سے کوئی مقدمہ جاری نہ ہوا - سچ ہے وہ ثابت کردیتا تو ظالموں کا بھرم کھل جاتا +

گوہنا کی جھیل

گوہنا کی جھیل کے لبالب ہونے کا زمانہ قریب تر آیا ہے - پانی کمال سرعت سے بھرتا جاتا ہے - کل ۷۵ فٹ باقی ہے - تمام افسران اپنی اپنی جگہہ پر تیار بیٹھے ہوئے انتظار کر رہے ہیں - تار گھر کھلے اور لیس ہیں - تمام انتظام کیل کانٹے سے درست ہے - بارشیں خوب ہو رہی ہیں جس سے افسران کے لئے سامان رسد کا پہنچانا مشکل ہو گیا ہے - ایک سب اسسٹنٹ نے خبر دی ہے کہ وہ ایک نالہ میں گذرتا ہوا ڈوب چلا تھا - محض قسمت سے بچ گیا : انتظار ہے کہ جھیل کے لبالب ہونے پر کیا ہوتا ہے - اس بربادی کو قابل دید نظارہ تصور کرتے ہیں : گھر جلنے پر آگ تاپنے کی مثل ہے +

دورہ حضور وایسرائے

حضور وایسرائے کے دورہ کا پروگرام جہانتک پنجاب سے متعلق ہے پچھلے اخبار میں مختصر طور پر شایع کر چکے - مزید خبر یہہ ہے کہ حضور ممدوح ۲ دسمبر کو لاہور سے روانہ ہوں گے اور دو روز تک کرنال میں شکار کھیلیں گے - دہلی میں حضور ممدوح کا قیام چار روز تک رہیگا اس کے بعد سٹنا کو روانہ ہونگے اور رستے میں چند گھنٹہ کانپور میں ٹھہریں گے علاقہ ریواں کے جنگلات سٹنا میں ۱۴ دسمبر تک شکار کھیلیں گے اور اس عرصہ میں حضور لیڈی صاحبہ الہ آباد میں مقیم رہینگی اور ۱۵ دسمبر کو بوقت ۸½ بجے صبح حضور لارڈ الگن صاحب بسلک طور پر پایہ تخت کلکتہ میں رونق افروز ہوں گے : لاہور کے کیمپ میں حضور وایسرائے کی اردل میں مضبوط دستہ فوج متعین کیا جاویگا - یعنے ایک رجمنٹ گورا سواران - ایک باٹری اسپی توپخانہ - ایک بٹالین گورہ پیادگان - ایک رجمنٹ دیسی سواران اور ایک پلٹن دیسی پیادگان +

جنگ چین و جاپان

اس وقت جبکہ چین اور جاپان کے درمیان اُس کی بابت جنگ جاری ہے کوریا کے مختصر حالات خالی از دلچسپی نہ ہوں گے اس ملک کا رقبہ ۹۰ ہزار میل مربع ہے اور آبادی اسّی لاکھ ہے - اس کے طریق حکومت پیداوار یا تاریخ کی نسبت بہت کم معلوم ہے کئی امور میں باشندے چینیوں سے مشابہ ہیں اور جاپانیوں کے ساتھ زیادہ تر مشابہ ہیں لیکن زبانوں میں عظیم تفاوت ہے - کوریا کے لوگ بدہسٹ ہیں اور قدیم طریق ذات پانت کی قید سخت کیجاتی ہے - یہہ لوگ عیسائی مذہب کو بالکل نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور اس کے پھیلنے کے مخالف ہیں - یہہ ملک کوہستانی ہے اور اس میں ندیاں افراط سے بہتی ہیں - شاہ کوریا فغفور چین کا باجگذار ہے لیکن اپنے ملک میں خود مختار فرمانروا

ہو اُس کو تمام رعایا پر زندگی و موت کا پورا اختیار حاصل ہے۔ بادشاہ کے تین مشیر ہیں جو یہہ کہتے ہیں وہی بادشاہ کرتے ہیں۔ آٹھ صوبے ہیں اور ہر ایک پر گورنر مقرر ہے۔ تنخواہیں معقول ہیں تاہم رشوت ستانی کا بازار گرم ہے۔ کوریا میں ایک چیز نہایت عمدہ بنتی ہے یعنے کاغذ۔ صرف ایک طاقت اہل کوریا کے ساتھ براہ راست تعلق تجارت رکھتی ہے اور وہ جاپان ہے جسکی طرف سے ایک مستقل رزیڈنٹ ملک میں رہتا ہے ٭ ڈاک ولایت سے اُس توہین کی مزید خبر آئی ہے جو علاقہ کوریا میں جاپانی سپاہ کی طرف سے کی گئی تھی مسٹر گارڈنر صاحب برٹش کانسل جنرل چند دوستوں کے ہمراہ بازار میں ٹہلتے تھے کہ جاپانی سپاہیوں نے روک لیا اور پوچھا کہ نام بتاؤ اور اپنا عہدہ ظاہر کرو۔ یہہ کہنے کے ساتھ ہی اُنپر حملہ کیا گیا اور پچاس قدم تک انکو کھینچتے ہوئے لیگئے اور کئی تمگے بھی رسید کئے۔ اس کے بعد جب جماعت مذکور اپنے مکان کو واپس آتی تھی تو ایک اور جماعت جاپانی سپاہ نے روکا اور چاروں طرف سے گھیر لیا۔ بیطرح دھکے دئے اور میم صاحبہ کی بھی توہین کی ٭ مسٹر گارڈنر صاحب نے فوراً ایم روٹوری کو لکھا جو جاپانی وزیر ہیں اُنہوں نے اس شکایت کا سرسری طور پر یہہ جواب بھیجا کہ تحقیقات کیجاویگی ٭ نہ معافی مانگی گئی اور نہ افسوس ظاہر کیا گیا۔ جنگ کی نسبت تازہ خبر یہہ ہے کہ جاپانی فوج نے یاشان نام بحری مقام جو چینیوں سے چھینا ہے اُسکو فوجی قلعہ بندی سے ایسا محفوظ اور مضبوط کر لیا ہے کہ بڑے موقع کا ناکہ تصور کیا جاتا ہے ٭ جاپان میں جنگ کا جوش نہایت مجرب ہے ٭ ایڈمرل لینگ صاحب جو سابق میں بحری فوج چین کے ایک افسر تھے انہوں نے موجودہ جنگ کی نسبت یہہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس جنگ میں آخرکار فتح چین کی ہوگی اور جاپان کچلا جاویگا۔ چین کے پاس بیشمار سپاہ و سامان ہے یہانتک کہ سو برس تک متواتر جنگ کو جاری رکھہ سکتا ہے۔ بقول اُنکے یہہ امید نہیں ہے کہ چین اس لڑائی کو جاپان کے اندر لیجاویگا لیکن یہہ یقینی ہے کہ چینی لوگ جزائر فوجو کے چھیننے پر اکتفا کرینگے ٭

اخبار ٹائمز نے ہانگ کانگ سے ایک پیغام تار شایع کیا ہے جسکا مضمون یہہ ہے کہ دریائے کانٹن کے قلعوں کی فوجوں کی کمک کے لئے وایسرائے کوانگ ٹونگ نے پانچہزار سپاہ تازہ بھرتی کی ہے ٭

ہندوستان میں ہیضہ

۱۸۹۳ء اس بلائے ناگہانی سے خالی گیا تھا مگر افسوس ۱۸۹۴ء میں یہہ پھر آموجود ہوئی چنانچہ اس وقت ہندوستان کے تقریباً تمام شہروں مثلاً بنارس لکھنؤ۔ کانپور۔ اناؤ۔ گورکھپور گیا اور بمبئی وغیرہ میں ہیضہ پھیلا ہوا ہے۔ ڈاکٹر ہافکن سال گذشتہ سے ہندوستان میں ٹیکا لگا رہے ہیں اور آجکل گیا میں اپنے کام میں معروف ہیں لیکن اس ٹیکا کے نتایج ابتک تاریکی میں ہیں اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے یہہ طریق عمل کہانتک انسان کو ہیضہ سے محفوظ رکھہ سکتا ہے صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب کی تجویز ہے کہ پنجاب کے تمام سول سرجنوں کے پاس ایک ایک رجسٹر اُن لوگوں کا رکھا جائے جن کو ڈاکٹر صاحب ٹیکا لگائیں اور ان کا فرض ہوگا کہ ایام ہیضہ میں غور و احتیاط سے اِن رجسٹروں کی جانچ و پڑتال کیا کریں تاکہ معلوم ہو کہ ٹیکا یافتہ جماعت پر ہیضہ کا کیا اثر ہوا ٭

اخبار دارالسلطنت کلکتہ لکھتا ہے کہ گیا میں ابتک تقریباً ایک سو قیدی ہیضہ میں مبتلا ہو کر راہی عدم ہو چکے ہیں منجملہ اُن کے بہت سے ٹیکا یافتہ تھے۔ مولوی محمد یحیی وکیل کے صاحبزادہ نے بھی ٹیکا لگوایا تھا۔ تاہم وہ بھی ہیضہ سے جانبر نہ ہو سکا۔ دارالسلطنت کا اگر یہہ بیان صداقت پر مبنی ہے تو ڈاکٹر صاحب کے مجوزہ عمل سے کسی فائدہ کی توقع فضول ہے اور آخرکار یہی کہنا ہوگا کہ اس پیام اجل سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ٭

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبرین

حضور وایسرائے شملہ پہنچنے دہلی کے جہاں ۴ دن ٹھہرینگے۔ جنگلات کرنال میں شکار کھیلیں گے ٭

سرحدی قوم وزیری کی سرکوبی حدبندی کے لئے ستمبر سے سامان جمع کرنے لگیں گے ٭

قسطنطنیہ کے بربادی بخش زلزلے سے بحرہ مارمورا کے جزائر پرنس میں کوئی مکان منہدم ہونے سے نہ بچا۔ اسی زلزلے کے وقت ایک دفعہ سمندر کا پانی ۲۰۰ گز تک ہٹ گیا اور کشتیاں خشکی پر رہگئیں دوسری دفعہ پانی اس زور سے آیا کہ ساحل کی تمام کشتیاں بہاکرلے گیا ٭

کلکتہ کے کسی کارخانہ آلات موسیقی کا ایک کارخانہ امیر کابل کے واسطے ایک نہایت عمدہ پیانو لیکر کابل کو گیا ہے جو خاص ہزہائینس کے واسطے تیار کرایا گیا ہے ٭

کلکتہ کی لال سٹرک پر لارڈ لینسڈون و لارڈ رابرٹس کے بت بالمقابل نصب ہوں گے ٭

سُنتے میں نواب غلام محبوب سبحانی صاحب اخبار ملا دو پیازہ لاہور پر نالش لائبل کریں گے ٭

بمبئی سے خبر آئی کہ ہیضہ چیچک اور بخار کا زور ہے اوسط اموات فی ہزار آبادی ۴۵،۲۰ ہے بیماری کے خوف سے کئی مدرسے اور کالج بند کئے گئے ٭

بمبئی کے جینیوں نے حضور وایسرائے کو عرضی دی کہ پاسٹر انسٹیٹیوٹ ہند میں قایم نہ کیا جاوے ٭

کانپور میں معلوم ہوا کہ کنوؤں کا پانی خراب ہے اسی سے ہیضہ پھوٹا ٭

سٹیشن ماسٹر مریکی اس علت میں ماخوذ کیا گیا کہ اُس نے قواعد ریلوے کی پابندی میں غفلت کی جسکی وجہہ سے مسافروں کی جان و مال کا خطرہ تھا۔ اور کانٹے والے کو اسکی ڈیوٹی کے متعلق ٹھیک ٹھیک ہدایت نہ کی

گلیشیا میں ایک شخص نے اپنے مخالف کے دہوکھے میں اپنے حقیقی بیٹے کو خنجر سے مار ڈالا۔ جہاں مخالف سوتا تھا وہاں وہ لڑکا آسویا اندہیرے میں اُس کا کام تمام کردیا۔ مجرم گرفتار ہے +

جاپانی فوج نے ۲۴ و ۲۰ جولائی کو یاسان میں شکست کھائی ۲۹ کو فتح پائی۔ پہلی جنگ میں جاپان کے دو ہزار آدمی کام آئے۔ تیسرے حملہ میں چینی فوج کو مار کر بھگا دیا۔ ۵۰۰ چینی قتل ہوئے +

چینی فوج بحری کے سابق اڈمیرل لینگ صاحب نے جنگ حال کی نسبت رائے ظاہر کی ہے کہ بالآخر جاپان کو ہی شکست کھانی پڑے گی۔ چینی ایک صدی تک لڑ سکتے ہیں۔ جاپان نہ صرف شکست کھائے گا بلکہ کچل جائے گا +

چین میں جب طالب علم اپنے اُستاد کو سبق سناتے ہیں تو بقول کوک بعوض منہہ استاد کی طرف کرنے کے پیٹھ اُس کی طرف کرکے کھڑے ہوتے ہیں۔ ہر ملکے دہر رسمے +

اخبار پایونیر آریہ سماج کو ہندوستان کے بلوؤں کا بانی مبانی قرار دیکر گورنمنٹ کو صلاح دیتا ہے کہ آیندہ وہ اس جماعت کو جو ملک میں فسادات پھیلانے کی نئی نئی راہ ڈہونڈہتی ہے زیادہ زور پکڑنے کا موقع نہ دے +

پونا میں اتوار کے روز شکار کھیلا جاتا تھا۔ مشنریوں نے اس کے انسداد پر زور دیا اور بالآخر یہہ نتیجہ ہوا کہ اتوار کے روز شکار کھیلنا بند کیا گیا۔ مشنریوں کی یہہ کوشش قابل تعریف ہے +

پونا میں ناگ پنچمی کے جلوس نکلنے پر پولیس نے مسجدوں کے پاس باجا بجانے کی ممانعت کردی تھی اس پر ہندوؤں نے ضد کی اور اس گاڑی کو جس پر سانپ کی مورت تھی چھوڑ کر چلے گئے دیکھیے اب کیا نتیجہ نکلتا ہے +

اجمیر کی عدالت آنریری مجسٹریٹی کے پیشکار لالہ بیجناتھ کو بجرم مختار ناموں اور مسلوں کے ٹکٹ خورد برد کرنے کے پانسو روپیہ جرمانہ ہوا۔ یہہ شخص ۴۳ برس کا ملازم ہونے کے باعث پنشن کا مستحق تھا +

جودہ پور۔ ایک ملازم پولیس نے دو ملازمان ریلوے کی سازش سے مال گودام سے ایک گانٹھہ کپڑوں کی چرائی اور باہم حصے کر لئے۔ راز فاش ہونے پر ملزم گرفتار اور عدالت سے سزایاب ہوئے +

جیپور کے سابق مدار المہام نواب سر فیض علی خاں کے سی ایس آئی رئیس پہاسو ضلع بلند شہر نے ۱۵ جولائی کو اپنے مکان پر انتقال کیا آپ بڑے منتظم اور نامور شخص تھے +

دہلی میں چار لڑکوں کو شوق ہوا کہ ریل کے ساتھ بھاگیں۔ روشن آرا باغ کے قریب چاروں مل کر ریل کے ساتھ بھاگے اُن میں سے ایک ریل کے نیچے کچل کر مر گیا +

شہر میرٹھہ کے ریلوے سٹیشن پر ایک مسافر کی جیب ایک بدمعاش نے کتر کر گیارہ سو روپیہ کے نوٹ نکال لئے۔ اطلاع ہوجانے پر پولیس نے کوشش کرکے مجرم کو گرفتار کرلیا۔ یقین ہے کہ اپنے کیفر کردار کو پہنچے گا +

جودہ پور کے مہاراجہ صاحب کی نسبت جو یہہ خبر اخباروں میں مشتہر ہوئی تھی کہ اُنہوں نے آیندہ کے لئے تعزیوں کی موقوفی جلوس کا حکم دیا ہے سیول اینڈ ملٹری گزٹ اس خبر کی تردید کرتا ہے +

آگرہ کے سینٹ جانس کالج کے اسسٹنٹ ماسٹر مولوی عبد المحبوب صاحب سکہ قلب بنانے کے سنگین جرم میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ ایک آہنی اور دو چوبی سانچے اور دس جعلی روپے تلاشی میں نکلے +

کانپور میں ہیضہ کا زور بدستور ہے۔ ۲۱ جولائی تک پوربئیں رسالہ میں ۱۶ اموتیں ہوئیں۔ شہر میں دو روز تک چار چار سو آدمی مرے۔ ایک شخص اپنی تحقیق میں کانپور کے بازاری کہن کو ہیضہ کا موجب بتلاتا ہے +

راولپنڈی میں ایک افغان ریلوے سٹیشن پر پکڑا گیا جس کی تلاشی لینے سے بہت سونا اور جواہرات برآمد ہوئے۔ یہہ اسباب غالباً اُسی سندر کا ہے جہاں سے آٹھہ لاکھہ کی چوری کی خبر آئی +

لاہور میں آریہ سماجیوں کی باہمی ناچاقی کے باعث ویجیٹیرین آریوں نے ایک نیا ہندو ہائی سکول کھولا ہے۔ بقول آفتاب پنجاب اس میں بارہ روز کے اندر طلباء کی تعداد ۴ سو تک پہنچ گئی +

بقول ٹریبیون بیرونجات کے لوگ یہہ سنکر تعجب کریں گے کہ دیانند انگلو ویدک کالج کی تباہی کے لئے بعض تعلیم یافتہ اس لئے کوشش کر رہے ہیں کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں کالج کی باگ ہے وہ اُن کی باتوں کو نہیں مانتے +

سیالکوٹ۔ رسدہاریوں کے تماشہ میں ایک شوقین تماشہ دیکھتے دیکھتے اونگھنے لگا اور گر پڑا۔ اور گرتے ہی دوسرے جہان کو کوچ کرگیا۔ راس دہاریوں کا تماشہ نہایت مخرب اخلاق ہے +

بٹالہ ضلع گورداسپور میں ایک دو برس کا بچہ بطمع زیور مارا گیا۔ مجرم ایک پندرہ سالہ لڑکا ہے۔ کمسن مقتول اور نابالغ قاتل۔ کیسا پُرحیرت معاملہ ہے! +

بقول خالصہ گزٹ نارووال ضلع سیالکوٹ میں شیعوں اور سنیوں میں لڑائی ہوئی۔ پولیس تحقیقات کے واسطے ضلع سے بھیجی گئی ہے۔ زیادہ حال مقدمہ ضلع میں آنے پر واضح ہوگا +

اننت پور ضلع ہوشیارپور میں سندر داس مہنت کو جو بڑا دولتمند تھا لوگوں نے دعوت میں بلا کر ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ اور دریائے ستلج میں بہا دیا۔ کئی آدمی معہ سرلم پٹواری کے گرفتار ہوئے ہیں +

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور

نئی کتابیں - نئی کتابیں - نئی کتابیں -

چراغ کلام بوطریق حیات - یہہ ایک نہایت مشہور کتاب موسومہ ڈیلی لائٹ کا اُردو ترجمہ ہے

اس میں صبح و شام کے لئے جدا جدا سال کے ہر ایک دن کے لئے بیبل کی ہم مضمون آیات کو مختلف مقامات سے جمع کر کے ایم وار ترتیب دیا ہے - جو لوگ عبادتی مطالب با غور و فکر یا روحانی خوراک حاصل کرنے کے لئے کلام آلہی کو استعمال کرتے ہیں انکے لئے نہایت مفید و کارآمد ہے - یہہ کتاب چھوٹی تقطیع کے ۳۲۴ صفحوں پر اُردو اور رومن اُردو میں نہایت خوش خط چھاپی گئی اور بہ آسانی کوٹ کی جیب میں رکھ سکتے ہیں جلد نرم ہے - اور مل جاسکتی ہے - رنگین کپڑے یا عمدہ ولایتی چمڑے میں مجلد بھی مل سکتی ہے +

بائبل کے مطالعہ کیلئے سہ سالہ کورس مرتبہ مسٹر گمس صاحب

یہہ رسالہ جس کے ترجمے اور اشاعت کیلئے نیشنل چرچ کونسل نے گذشتہ سال کے اجلاس میں اپنے رزولیشن نمبر ۱۵ میں سفارش کی تھی اب ترجمہ ہو کر اُردو اور رومن میں چھاپا گیا ہے - یہہ کتاب بیبل خوانوں کیلئے نہایت مفید ہے علاوہ جدول اور روزانہ کے (جسکو اسطور پر ترتیب دیا ہے کہ عہد عتیق تین سال میں عہد جدید سال بھر اور زبور کی کتاب ۶ ماہ میں ختم ہو جاتی ہے) اسکے ابتدا میں طریق مطالعہ کے لئے بعض عملی ہدایات بھی درج کی ہیں جو نہایت مفید اور کارآمد ہیں - یہہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اس کورس میں عہد جدید کے ورد دعائے عمیم کے صبح کے دوسرے ورد کی ترتیب کے مطابق رکھے گئے ہیں +

یہہ کورس جنتری کے موافق نہیں - کہ اسے ہر سال بدلنا پڑے بلکہ ایک نسخہ ہمیشہ کے لئے استعمال ہو سکتا ہے اور ایسی تقطیع پر چھاپا گیا ہے کہ رومن یا اُردو کی چھوٹی بیبل میں رکھا جاسکے قیمت فی جلد اُردو یا رومن اُردو ۱ محصولڈاک - یہ پنجاب ریلجس بک سوسائٹی کے کتب خانہ واقع انارکلی لاہور سے یا مشتہر سے مقررہ قیمت بھیجنے پر مل سکتی ہیں +

المشتہر

آنریری سکرٹری - پنجاب سی - ایم - ایس - ڈسٹرکٹ چرچ کونسل +

شعر و سخن

خمسہ طبعزاد شاد بر غزل خود

انتظاری سے ہماری بیقراری اندنوں
کر رہی ہے حسد کھار رشک ناری اندنوں
چشم و دل میں ہے لڑائی خوب جاری اندنوں
کم نہیں نرگس سے چشم و اہماری اندنوں
ڈہلکے پارے سے ہے دل میں بیقراری اندنوں

راتدن ہے بس زبان پہ ورد تیرا اے مسیح
ہر نظر میں کل جہاں تجھ بن اندھیرا اے مسیح
کر دیا الفت نے تیری دل میں ڈیرا اے مسیح
جبکہ میں بیدار ہوں ہے ذکر تیرا اے مسیح
خواب میں بھی ہے تری ہی یادگاری اندنوں

اشتیاق چشم جب نوشہ ذیشان میں
بھولو اپنے لوگ اپنے باپ کا گھر آن میں
نام عیسیٰ ہی بسے ہر رگ میں جسم و جان میں
بادلوں پر آرہی ہے دیکھو کیسی شان میں
بادشاہ ہر دو عالم کی سواری اندنوں

کچلو اپنے پانوں میں اوردو پھینک بال کو
اور گردن سے اتار دو نیز اُس کے جال کو
ہاتھ سے جانے نہ دو ہرگز بھی استقلال کو
مشعلیں لو ہاتھ میں اور نکلو استقبال کو
خواب غفلت سے اٹھو تم اے کنواری اندنوں

کثرت دل سوکھی پڑی ہے میری مانند حباب
برسنے کو بھیجدے اب اپنی رحمت کا سحاب
آتش ہجراں سے میرا دل ہوا مثل کباب
شاد کر مجھکو خدایا وصل عیسیٰ سے شتاب
میں اُسی کی کر رہا ہوں انتظاری اندنوں

بسم اللہ الاب و الابن و روح القدس

اشہد ان لا شفیع للمذنبین الا المسیح

راہ اور حق اور زندگی میں ہوں - قول المسیح

میں حافظ نبی بخش مولوی فاضل ولد میاں محمد بخش ساکن کلانور ضلع گورداسپور - وارد حال امرتسر مدرس عربی مدرسہ اسلامیہ +

ہر خاص و عام کو اطلاع دیتا ہوں کہ بتاریخ ۱۲- اگست ۱۸۹۳ء یوم یکشنبہ میں نے بدست پادری مولوی عماد الدین ال ڈی بمقام امرتسر معہ کدم حال ولد قائم خاں افغان ہیر وال اصطباغ پایا اور محمدیت کو ترک کر کے بفضل الٰہی مشرف بمسیحیت ہوا - اور نبی بخش سابقہ کے بجائے خدا بخش موجود ہے +

لہذا اپنے کل رشتہ داروں و احباب خصوصاً شاگردوں کو سلام دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا اُن کو بھی راہ حق کیطرف ہدایت کرے +

المعلن
حافظ خدا بخش - مولوی فاضل

ضرورت +

غازی آباد - سی - ایم - مڈل سکول میں ایک غیر مسیحی سیکنڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جو مڈل کلاس کے میتھمٹکس پڑہانے کی قابلیت رکھتا ہو پنجاب انٹرنس والے کو ترجیح دی جائیگی - تنخواہ پندرہ روپیہ ماہوار سے شروع کر کے بیس روپیہ ماہوار تک ترقی دی جائیگی درخواست بخدمت پادری جے ڈبلیو ہیل صاحب - بی اے - سی ایم - ایس - مشن ہوس میرٹھ کے پتہ پر بھیجنا چاہئے +

پادری - ای - پی - نیوٹن صاحب مہتمم نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں [illegible] کے اہتمام سے چھپا +